THE CANONS OF DORT

کیلون-ازم کے 5 بنیادی نکاتِ

First URDU Translation

ڈورٹ کی کلیسیا کے کیننز:

کیلون-ازم کے پانچ نکاتِ کی اصل تاریخی وضاحت

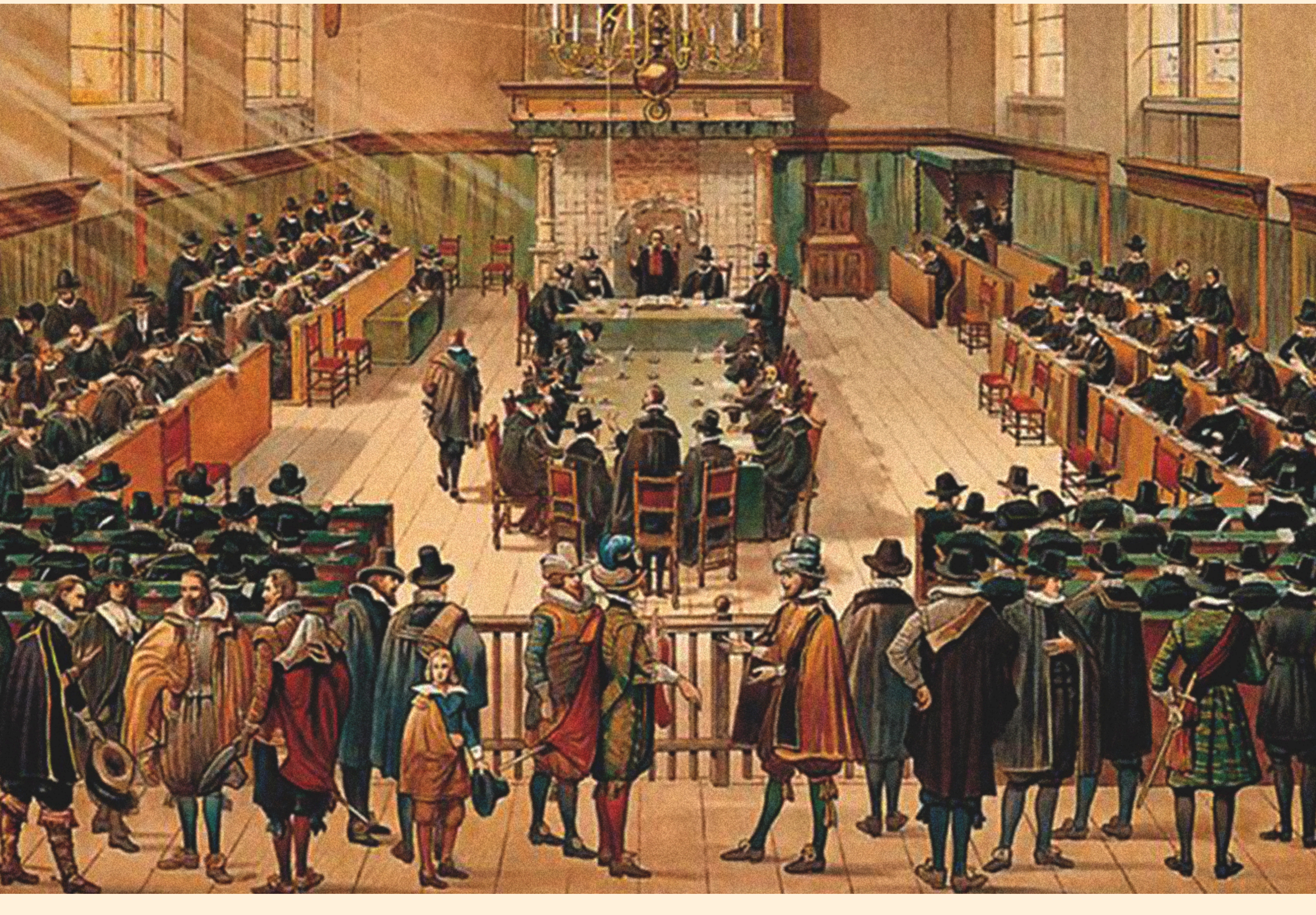

THE SYNOD OF DORT (1618-1619)

The Canons of Dort (1618-1619)

-ڈورٹ کی کلیسیا کے کیننز-

(کیلون-ازم کے پانچ نکاتِ کی اصل تاریخی وضاحت)

Reformed by TRUTH
Covenant God-Covenant People

مصنف : - ڈورٹ کی کلیسائی مجلس (The Synod of Dort)

مترجم : - سلیمان شہزاد (MIB (France) M.Div continue. (USA))

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

Duplication of this document is permitted for personal, private use only.

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

CC BY NC SA Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International

First Urdu Edition 2025

Copyright © Reformed by TRUTH

www.Reformedbytruth.com

The Canons of Dort (Urdu)

دی کینَنز آف ڈُوٹ

Translated
By
Suleman Shahzad
(MIB-France, M.Div (Continue)-USA)
Reformed by TRUTH
-2025-

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔

NOT FOR SALE

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

تعارف: ---------- 1

بابِ نمبر 1: ---------- **الٰہی چناؤ (تقدیر) کے بارے میں** ---------- 6

مضامین:

1. خدا کا عادلانہ اختیار: تمام انسانوں پر سزا کا حق ---------- 7
2. خدا کی محبت کا ظہور ---------- 7
3. انجیل کی منادی ---------- 7
4. انجیل کے پیغام پر دو طرح کا ردِ عمل ---------- 8
5. بے ایمانی اور ایمان کے اسباب ---------- 8
6. خدا کا ازلی فیصلہ ---------- 8
7. الٰہی چناؤ ---------- 9
8. الٰہی چناؤ کا واحد فیصلہ ---------- 10
9. الٰہی چناؤ کی بنیاد پیش بینی ایمان نہیں ہے ---------- 10
10. الٰہی چناؤ خدا کی خوشنودی پر مبنی ہے ---------- 11
11. ناقابلِ تبدیل چُناؤ ---------- 11
12. الٰہی چناؤ کے بارے میں یقین دہانی ---------- 12
13. اس یقین کے اثرات ---------- 12
14. الٰہی چناؤ کی تعلیمات کو درست طریقے سے سکھانا ---------- 13
15. الٰہی ردّ کیے جانے کا فیصلہ ---------- 14
16. الٰہی ردّ کیے جانے کی تعلیمات پر ردِ عمل ---------- 14
17. ایمانداروں کے بچوں کی نجات ---------- 15
18. الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کے بارے میں درست رویہ ---------- 15

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کی غلط تعلیمات کے جوابات ---------- 17

بابِ نمبر 2: ---------------- مسیح کا کفارہ اور انسان کی نجات کے بارے میں -------------------- 23

مضامین:

1. خدا کے انصاف کا تقاضا -- 24
2. یسوع مسیح کی طرف سے خدا کے انصاف کی مکمل تلافی ---------------------------- 24
3. یسوع مسیح کی موت کی لا محدود اہمیت --------------------------------------24
4. اس لا محدود اہمیت کی وجوہات --- 25
5. انجیل کی منادی کا حکم -- 25
6. ایمان نہ لانے کی ذمہ داری انسان پر ہے -------------------------------------- 25
7. ایمان، خدا کا عطا کیا گیا تحفہ ہے --- 26
8. یسوع مسیح کی موت کا نجات بخش اثر --26
9. خدا کے منصوبے کی تکمیل --27

مسیح کے کفارے پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات --- 28

بابِ نمبر 4 اور 3: --- انسان کے بگاڑ، اُس کا خدا کی طرف رجوع، اور اس کے طریقہ کار کے بارے میں ------- 32

مضامین:

1. انسانی فطرت پر گناہ میں گرنے کے اثرات ------------------------------------- 33
2. گناہ کے بگاڑ کا پھیلاؤ -- 33
3. مکمل بگاڑ -- 33
4. فطرت کی روشنی کی ناکافیت -- 34
5. شریعت کی ناکافیت -- 34
6. انجیل کی نجات بخش قدرت -- 35
7. انجیل کی اشاعت میں خدا کی خودمختاری ------------------------------------ 35
8. انجیل کی سنجیدہ پکار -- 35

9. انجیل کو رد کرنے میں انسانی ذمہ داری -- 36
10. تبدیلی/توبہ، خدا کا کام -- 36
11. انسان کی توبہ (تبدیلی) میں روح القدس کا کردار -- 37
12. تجدید (نئی پیدائش) ایک غیر معمولی عمل --- 37
13. تجدید کا ناقابلِ فہم طریقہ -- 38
14. خدا کا انسان کو ایمان عطا کرنے کا طریقہ --- 38
15. خدا کے فضل کا جواب -- 39
16. تجدید کا اثر --- 39
17. تجدید میں خدا کا مختلف وسائل کے ذریعے کام کرنا --- 40

انسان کے بگاڑ اور توبہ پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات -- 42

بابِ نمبر 5: ------------- مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں --48

1. نیا جنم پانے والے گناہ سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے ------------------------------------49
2. ایماندار کا اپنی کمزوری اور گناہ پر ردِعمل -- 49
3. خدا، ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے --49
4. سچے ایمانداروں کا سنگین گناہوں میں گرنے کا خطرہ --- 50
5. سنگین گناہوں کے نتائج -- 50
6. خدا کی نجات بخش مداخلت -- 51
7. توبہ کی طرف نئی زندگی -- 51
8. ثابت قدمی پر یقین -- 52
9. ثابت قدمی کی یقین دہانی -- 52
10. اس یقین دہانی کی بنیاد -- 52
11. اس یقین دہانی کے بارے میں شک و شبہات -- 53
12. اس یقین دہانی کو پرہیزگاری کی ترغیب کے طور پر دیکھنا -------------------------------- 53

13. یہ یقین لاپرواہی کی وجہ نہیں بنتا -- 54
14. استقامت میں خدا کے وسائل کا استعمال -- 54
15. استقامت کی تعلیم پر مختلف ردِعمل --- 54
مقدسین کی استقامت پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات -- 56
حاصلِ کلام -- 61

تعارف:

ریفارمڈ چرچ کی نیشنل سِنڈ (کلیسائی مجلس) کی طرف سے منظور شدہ، جو 1618 اور 1619 میں ڈورڈر یخت (نیدرلینڈز) میں منعقد ہوئی:

نیدرلینڈز میں زیرِ بحث پانچ بنیادی عقائد کے بارے میں سِنڈ آف ڈورٹ کے فیصلے کو عام طور پر ''کینز آف ڈورٹ ''یا (ریمونسٹرانٹس کے خلاف پانچ مضامین) کہا جاتا ہے۔

یہ اُن عقائد کے بیانات پر مشتمل ہے جو ڈورٹ کی عظیم کلیسائی مجلس نے منظور کیے تھے۔ یہ اجلاس 1618–1619 میں شہر ڈورڈریخت (Dordrecht) نیدرلینڈز میں منعقد ہوا۔ اگرچہ یہ نیدرلینڈز کی اصلاحی کلیساؤں کی ایک قومی کونسل تھی، لیکن اس کی ایک بین الاقوامی حیثیت بھی تھی، کیونکہ اس میں صرف ڈچ نمائندے ہی نہیں بلکہ آٹھ غیر ملکی ممالک سے آنے والے چھبیس نمائندے بھی شامل تھے۔

سِنڈ آف ڈورٹ کا انعقاد اس لیے کیا گیا تھا کہ ڈچ کلیساؤں میں اُٹھنے والے ایک بڑے اختلاف کو حل کیا جائے، جو آرمینین-ازم کی تعلیمات کے پھیلاؤ کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ جیکب آرمینیئس (Jacob Arminius) جو لیڈن یونیورسٹی میں الہیات کا پروفیسر تھا، اس نے کیلون اور اس کے پیروکاروں کی چند اہم تعلیمات پر سوال اُٹھایا۔ آرمینیئس کی وفات کے بعد، اس کے پیروکاروں نے 1610 کی ریمانسٹریس (Remonstrance) میں پانچ نکات پر اپنا مؤقف پیش کیا۔

اس دستاویز میں، اور بعد کی مزید واضح تحریروں میں،آرمینینز (Arminians) جنہیں بعد میں "ریمونسٹرانٹس (Remonstrant)" کہا گیا، جو یہ تعلیم دیتے تھے کہ:

1. **مشروط چناؤ** یعنی خدا کا انتخاب انسان کے مستقبل کے ایمان کی پیشگی خبر پر مبنی ہے۔
2. **لامحدود کفارہ** یعنی مسیح کا کفارا تمام انسانوں کے لئے دستیاب ہے، بشرطیکہ وہ اپنی آزاد مرضی سے اسے قبول کریں۔

3. جزوی بگاڑ یعنی انسان مکمل طور پر گناہگار نہیں ہے، اور وہ اپنی آزادانہ مرضی رکھتا ہے۔

4. خدا کا فضل قابلِ مزاحمت ہے یعنی انسان خدا کے فضل کو رد کر سکتا ہے۔

5. اور نجات پانے والا شخص دوبارہ نجات سے محروم بھی ہو سکتا ہے۔

کیننز آف ڈورٹ میں، سِنڈ نے آرمینین-ازم کے ان نظریات کو رد کیا اور انہی نکات پر اصلاحی (ریفارمڈ) چرچ کی تعلیمات کو بیان کیا، تاکہ مقدسین کو کلامِ مقدس کی تعلیم کے مطابق نجات کے بارے میں زیادہ گہرا یقین حاصل ہو سکے۔ آرمینینز یعنی ریمونسٹرانٹس چاہتے تھے کہ ریفارمڈ چرچ کے عقائدی معیار میں ترمیم کی جائے اور ان کے اقلیتی نظریات حکومت کی حفاظت میں ہوں۔ آرمینین-ازم اور کیلون- ازم کا تنازعہ اتنا شدید ہو گیا کہ اس نے نیدرلینڈز (Netherlands) کو خانہ جنگی کے کنارے پر پہنچا دیا۔ آخرکار، 1617 میں، جنرل اسمبلی* نے چار کے مقابلے میں تین ووٹوں سے قومی سِنڈ بلانے کا فیصلہ کیا تاکہ آرمینین-ازم کے مسائل پر غور کیا جا سکے۔

سِنڈ نے سات ماہ کے عرصے میں (نومبر 1618 سے مئی 1619) 154 باضابطہ اجلاس منعقد کیے۔ 13 ریمونسٹ تھیالوجین، جن کی قیادت سائمن ایپیسکوپس (Simon Episcopius) نے کی، جنہوں نے سِنڈ کے کام کو سست کرنے اور نمائندوں کو تقسیم کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کیے، لیکن یہ حربے ناکام ثابت ہوئے۔

اور یوہانس بوگرمن (Johannes Bogerman) کی قیادت میں ریمونسٹس کو برخاست کر دیا گیا۔ سِنڈ نے پھر کیننز (Canons) تیار کیے جو 1610 کی ریمونسٹرانس کی تعلیمات کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہیں اور ان متنازعہ نکات پر ریفارمڈ کلیسیا کے عقیدہ کو کتابی دلائل کے ساتھ بیان کرتے ہیں، جنہیں آج عام طور پر "کیلون- ازم کے پانچ نکات" کہا جاتا ہے:

1. غیر مشروط چناؤ (Unconditional Election)،

2. محدود کفارہ (Limited Atonement)،

3. مکمل بگاڑ (Total Depravity)،

4. ناقابلِ مزاحمت فضل (Irresistible Grace)، اور

5. مقدسین کی استقامت (Perseverance of Saints)۔

کیونکہ یہ نکات کیلون- ازم کی مکمل تعلیمات کوبیان نہیں کرتے اس لیے بہتر یہ ہو گا کہ انہیں آرمینین-ازم کے پانچ غلط تعلیمی نکات کے خلاف کیلون- ازم کے پانچ جوابات سمجھا جائے، لیکن یقیناًیہ ریفارمڈ کلیسیا کے نجات کے عقیدہ (Soteriology) کے مرکز میں ہیں، کیونکہ یہ خدا کی قادرِ مطلق حکمرانی کے اصول سے اخذ کیے گئے ہیں۔

ان کا خلاصہ یوں بھی کیا جا سکتا ہے کہ:

- غیر مشروط چناؤ اور ایمان، خدا کے قادرِ مطلق انعامات ہیں۔
- اگرچہ مسیح کا کفارہ پوری دنیا کے گناہوں کو معاف کرنے کے لیے کافی ہے، پھر بھی اس کی نجات بخش اثر پذیری صرف خدا کے چنے ہوئے لوگوں تک محدود ہے۔
- 3 اور 4 نکات یعنی تمام انسان گناہ کی وجہ سے اس قدر مکمل طور پر بگڑ چکے ہیں کہ وہ اپنی نجات میں خود کچھ بھی کر نہیں سکتے، لیکن خدا اپنے قادرِ مطلق ناقابلِ مزاحمت فضل سے اپنے برگزیدوں کو بلا کر نئی زندگی عطا کرتا ہے۔
- جنہیں یوں نجات دی گئی، اُنہیں خدا اپنے فضل سے محفوظ بھی رکھتا ہے تاکہ وہ آخر تک ثابت قدم رہیں، اگرچہ وہ اپنے چناؤ اور بلاہٹ کو یقینی بنانے کی کوشش میں کئی مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔

سادہ الفاظ میں، ہم کیننز (Canons) کے موضوع کو یوں بیان کر سکتے ہیں کہ:

- تصور شدہ قادرِ مطلق فضل،
- قادرِ مطلق فضل جسے حاصل کیا گیا،
- قادرِ مطلق فضل جس کی ضرورت پیش آئی اور جسے عمل میں لایا گیا،
- قادرِ مطلق فضل جس نے انسان کو محفوظ رکھا۔

اگرچہ کینن‌ز (Canons) بظاہر صرف چار حصوں پر مشتمل ہیں، مگر ہم اسے پانچ نکات، مضامین یا سرِ عقائد بھی کہہ سکتے ہیں، کیونکہ کینن‌ز کو 1610 کی ریمونسٹرانس کے پانچ مضامین کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا۔

تیسرا اور چوتھا حصہ جان بوجھ کر ایک میں ملایا گیا، کیونکہ ڈورٹ کے دینی رہنما انہیں ناقابلِ جدا سمجھتے تھے، اور اسی لیے انہیں "سرِ عقیدہ 3/4" کہا جاتا ہے۔

کینن‌ز ایک خاص کردار کے حامل ہیں کیونکہ ان کا اصل مقصد آرمینین تنازع کے دوران زیرِ بحث عقائد کے نکات پر ایک عدالتی فیصلہ دینا تھا۔ اصل مقدمہ انہیں اس طرح بیان کرتا ہے کہ:

"یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس میں پانچ پیش کردہ عقائد کے صحیح نظریے کو بیان کیا گیا ہے جو خدا کے کلام کے مطابق ہے، اور غلط نظریے کو رد کیا گیا ہے جو خدا کے کلام کے خلاف ہے۔"

کینن‌ز کی ایک محدود نوعیت ہے کیونکہ یہ پورے عقائد کا احاطہ نہیں کرتے، بلکہ صرف متنازعہ پانچ نکات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہر بڑے سرِ عقیدہ (نکات) میں دو حصے شامل ہیں:

- **مثبت حصہ**، جو اس موضوع پر ریفارمڈ کلیسیا کے عقیدہ کی تشریح کو بیان کرتا ہے،
- **منفی حصہ**، جو متعلقہ آرمینین غلطیوں کو رد کرتا ہے۔

کل ملا کر کینن‌ز میں 59 تشریحی مضامین اور 34 غلطیوں کی تردید شامل ہیں۔

کینن‌ز بائبل کے عین مطابق اور متوازن دستاویز ہیں جو بیان کیے گئے مخصوص عقائد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ یہ منفرد ہیں کیونکہ یہ ایک ایسے "اتحاد کی شکل (Form of Unity)" ہیں جو ایک کلیسیائی اسمبلی نے تیار کی، اور اپنے وقت کی تمام اصلاحی (ریفارمڈ) کلیسیاؤں کے اتفاق رائے کی نمائندگی کرتے ہیں۔

ڈچ اور غیر ملکی تمام نمائندوں نے، چاہے وہ سُپرا لَپسارین* یا انفرا لَپسارین* نظریے کے حامل ہوں، بغیر استثناء کے کینز پر اپنے دستخط کیے۔ کینز مکمل ہونے پر شکرگزاری کا اجلاس منعقد کیا گیا تاکہ خدا کا شکر ادا کیا جائے کہ اُس نے اصلاحی کلیسیاؤں میں مطلق فضل کے عقیدہ کو محفوظ رکھا۔

---

* جنرل اسمبلی: ڈچ صوبوں کی نمائندہ کونسل، جو نیدرلینڈز کی وفاقی حکومت میں فیصلہ کرتی تھی۔

* سُپرا لَپسارین (Supralapsarian): وہ نظریہ جس میں سیکھایا جاتا ہے کہ خدا نے انسان کے گناہ کرنے سے پہلے اپنی مرضی سے کچھ لوگوں کو نجات کے لیے اور کچھ کو ہلاکت کے لیے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

* انفرا لَپسارین (Infralapsarian): وہ نظریہ جس میں سیکھایا جاتا ہے کہ خدا نے انسان کے گناہ کرنے کے بعد اپنی مرضی سے کچھ لوگوں کو نجات کے لیے اور کچھ کو ہلاکت کے لیے چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔

بابِ نمبر 1

الٰہی تقدیر (چناؤ) کے بارے میں

مضمون 1

خدا کا عادلانہ اختیار: تمام انسانوں پر سزا کا حق

چونکہ تمام انسانوں نے آدم میں گناہ کیا، جس سے وہ خدا کی لعنت کے نیچے آ گئے اور ہمیشہ کی موت کے لائق ٹھہرے، اس لیے اگر خدا ان سب کو ان کے حال پر چھوڑ کر ہلاک ہونے دیتا اور ان کے گناہوں کی وجہ سے سزا کے حوالے کر دیتا، تو بھی اُس کی طرف سے کوئی ناانصافی نہ ہوتی۔ جیسا رسول فرماتا ہے کہ ''ہر ایک کا مُنہ بند ہو جائے اور ساری دُنیا خُدا کے نزدِیک سزا کے لائِق ٹھہرے''(رومیوں 19:3)۔ اور آگے آیت 23بیان کرتی ہے کہ ''سب نے گُناہ کِیا اور خُدا کے جلال سے محرُوم ہیں''۔ مزید رومیوں 23:6 میں کہا گیا ہے کہ ''گُناہ کی مزدُوری مَوت ہے''۔

مضمون 2

خدا کی محبت کا ظہور

لیکن خدا کی محبت یوں ظاہر ہوئی، کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا دنیا میں بھیجا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے۔ ''جو مُحبّت خُدا کو ہم سے ہے وہ اِس سے ظاہِر ہُوئی کہ خُدا نے اپنے اِکلوتے بیٹے کو دُنیا میں بھیجا ہے تاکہ ہم اُس کے سبب سے زِندہ رہیں'' (1- یوحنا 9:4)۔ ''کیونکہ خُدا نے دُنیا سے اَیسی مُحبّت رکھّی کہ اُس نے اپنا اِکلَوتا بیٹا بخش دِیا تاکہ جو کوئی اُس پر اِیمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زِندگی پائے'' (یوحنا 16:3)۔

مضمون 3

انجیل کی منادی

انسانوں کو ایمان تک پہنچانے کے لیے خدا اپنی رحمت سے، اپنے مقررہ وقت میں، اُن خادموں کو بھیجتا ہے جنہیں وہ چاہتا ہے، تاکہ اُن کے وسیلہ سے انجیل کی خوشخبری سنائی جائے۔ اسی منادی کے ذریعے لوگوں کو گناہوں سے توبہ کرنے اور

مسیحِ مصلوب پر ایمان لانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

''مگر جِس پر وہ اِیمان نہیں لائے اُس سے کیوں کر دُعا کریں؟ اور جِس کا ذِکر اُنہوں نے سُنا نہیں اُس پر اِیمان کیونکر لائیں؟ اور بغَیر مُنادی کرنے والے کے کیوں کر سُنیں؟ اور جب تک وہ بھیجے نہ جائیں مُنادی کیوں کر کریں؟''(رومیوں 15-14:10)۔

مضمون 4

انجیل کے پیغام پر دو طرح کا ردِّ عمل

خدا کا غضب اُن لوگوں پر قائم رہتا ہے جو انجیل کی خوشخبری پر ایمان نہیں لاتے۔ لیکن جو اسے سچے اور زندہ ایمان کے ساتھ قبول کرتے اور یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ مانتے ہیں، وہ خدا کے غضب اور ہلاکت سے نجات پاتے ہیں، اور اُنہیں ہمیشہ کی زندگی کا تحفہ عطا کیا جاتا ہے۔

مضمون 5

بے ایمانی اور ایمان کے اسباب

انسان کے دوسرے تمام گناہوں کی طرح اُسکی بے ایمانی کا سبب اور ذمہ دار خدا نہیں بلکہ خود انسان ہی ہے۔ لیکن یسوع مسیح پر ایمان اور اُسکے وسیلے سے نجات خدا کا عطا کردہ تحفہ ہے، جیسا کہ لکھا ہے کہ ''تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشِش ہے''(افسیوں 8:2)۔ ''کیونکہ مسِیح کی خاطِر تُم پر یہ فضل ہُوَا کہ نہ فَقط اُس پر اِیمان لاؤ۔،" وغیرہ (فلپیوں 29:1)۔

مضمون 6

خدا کا ازلی فیصلہ

کچھ لوگ خدا کی طرف سے ایمان کا تحفہ حاصل کرتے ہیں جبکہ باقیوں کو یہ نہیں دیا جاتا، یہ سب خدا کے ابدی فیصلے کے

مطابق ہوتا ہے، کیونکہ ''یہ وُہی خُداوند فرماتا ہے جو دُنیا کے شرُوع سے اِن باتوں کی خبر دیتا آیا ہے''(اعمال 18:15)۔ ''جو اپنی مرضی کی مصلحت سے سب کُچھ کرتا ہے''(افسیوں 11:1)۔ اسی فیصلے کے مطابق خدا اپنے چُنے ہوئے لوگوں کے دل، چاہے وہ کتنے ہی ضدی کیوں نہ ہوں، اپنی مہربانی سے نرم کرکے، اُنہیں ایمان کی طرف مائل کرتا ہے۔جبکہ غیر منتخب لوگوں کو اپنے عادلانہ فیصلے کے تحت اُن کی اپنی بدی اور سخت دلی میں چھوڑ دیتا ہے۔ یہاں خاص طور پر انسانوں کے درمیان گہرا، رحمت بھرا اور ساتھ ہی ساتھ منصفانہ فرق ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ تمام انسان ہلاک ہونے میں برابر کے شریک ہیں۔یہ وہ فیصلہ ہے جسے خدا کے کلام میں چناؤ (Election) اور رد کیے جانے (Reprobation) کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جسے بگڑے ہوئے، ناپاک اور غیر مستحکم ذہن رکھنے والے لوگ اپنی تباہی کے لیے غلط سمجھ لیتے ہیں، لیکن پاک اور پرہیزگار روحوں کے لیے یہ عقیدہ بے پناہ تسلی اور سکون کا سبب بنتا ہے۔

مضمون 7

الٰہی چناؤ

الٰہی چناؤ (Election) کا عقیدہ خدا کا ناقابلِ تبدیلی مقصد ہے، جس کے مطابق، اُس نے دنیا کی تخلیق سے پہلے، اپنے فضل سے، اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق، پوری انسانی نسل میں سے، جو اپنی ہی خطا سے اپنی اصل راستبازی کے مقام سے گناہ اور ہلاکت میں گر گئی تھی، کچھ مخصوص لوگوں کو مسیح میں نجات کے لیے چُن لیا، اور اُنہی کے لیے مسیح کو خدا نے ازل سے اُن کا درمیانی، سردار، اور نجات دہندہ مقرر کیا ہے۔

خدا کے یہ برگزیدہ لوگ اپنی فطرت کے لحاظ سے دوسروں سے نہ تو بہتر تھے اور نہ ہی زیادہ لائق بلکہ سب کی طرح ایک ہی بدحالی میں گرفتار تھے۔ لیکن خدا نے یہ مقرر کیا کہ وہ اُنہیں مسیح کے سپرد کرے تاکہ وہ اُسی کے وسیلہ سے نجات پائیں۔ پھر اُنہیں اپنے کلام اور اپنے روح کے ذریعے مؤثر طور پر بُلایا، اپنی طرف کھینچا، اور اپنی رفاقت میں لایا۔ خدا نے اُنہیں سچا ایمان بخشا، راست بازی عطا کی، اور پاکیزگی میں بڑھایا۔ اور اپنی قدرت سے مسیح یسوع کے ساتھ اُن کی رفاقت کو مضبوطی

سے قائم رکھا، یہاں تک کہ آخرکار اپنی رحمت کو ظاہر کرنے اور اپنے جلالی فضل کی تعریف کے لیے اُنہیں جلال بھی بخشا۔ جیسا لکھا ہے کہ ''اُس نے ہم کو بناءِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق ہمیں اپنے لِئے پیشتر سے مُقرّر کیا کہ یِسُوعؔ مسِیح کے وسِیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ تاکہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی سِتایش ہو جو ہمیں اُس عزِیز میں مُفت بخشا'' (افسیوں 1:4–6)، مزید یہ کہ ''جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا'' (رومیوں 8:30)۔

مضمون 8

الٰہی چناؤ کا واحد فیصلہ

الٰہی چناؤ کے بارے میں خدا کے مختلف احکام نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی حکم ہے جس کے مطابق تمام برگزیدہ نجات پاتے ہیں، چاہے اُن کا تعلق پرانے عہد نامے سے ہو یا نئے عہد نامے سے۔ کیونکہ کلامِ مقدس میں خدا کی خوشنودی، مقصد اور مرضی ایک ہی بتائی گئی ہے، جس کے مطابق اُس نے دنیا کی تخلیق سے پہلے ہمیں فضل اور جلال، نجات اور نجات کے راستے کے لیے چُنا اور ہمیں اسی مقررہ راستے پر چلنے کی ہدایت دی۔

مضمون 9

الٰہی چناؤ کی بنیاد پیش بینی ایمان نہیں ہے

الٰہی چناؤ کی بنیاد انسان میں پہلے سے دیکھے گئے ایمان، ایمان کی وفاداری، پاکیزگی یا کسی اور نیک صفت کی بنیاد پر نہیں رکھی گئی، یعنی یہ کسی شرط، سبب یا بنیاد پر منحصر نہیں ہے ۔ بلکہ انسان ایمان اور ایمان کی وفاداری، اور پاکیزگی وغیرہ کے لیے چنے گئے ہیں۔ اسی لیے الٰہی چناؤ ہر نجات بخش نیکی کا ذریعہ ہے، جس سے ایمان، پاکیزگی اور دیگر نجات کے تحفے جاری

ہوتے ہیں، آخرکار ابدی زندگی خود اس کے ثمرات اور اثرات کے طور پر ملتی ہے۔ جیسا کہ رسول کہتا ہے کہ ''اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں'' (افسیوں 4:1)۔

مضمون 10

الٰہی چناؤ خدا کی خوشنودی پر مبنی ہے

خدا کی خوشنُود مرضی ہی اِس فضل کے چُناؤ کی واحد وجہ ہے، اور نجات کے لیے یہ فضل کا چُناؤ خدا نے انسانوں کی کچھ صفات اور اعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے نہیں کیا، بلکہ خدا نے اپنی نیک مرضی سے گناہگاروں کے عام مجموعے میں سے کچھ مخصوص افراد کو اپنے برگزیدہ لوگوں کے طور پر چُن لیا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''ابھی تک نہ تو لڑکے پَیدا ہُوئے تھے اور نہ اُنہوں نے نیکی یا بدی کی تھی کہ اُس سے (یعنی ربیکا سے) کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خِدمت کرے گا''۔ اور یہ بھی کہ ''مَیں نے یعقُوبؔ سے تو مُحبّت کی مگر عیسَو سے نفرت'' (رومیوں 11:9-13)۔ مزید اعمال 48:13 میں بیان کیا گیا ہے کہ ''جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''۔

مضمون 11

ناقابلِ تبدیل چُناؤ

اور چونکہ خدا خود سب سے زیادہ حکمت والا، لاتبدِیل، سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، اس لیے اُس کی طرف سے کیے گئے چُناؤ کو نہ تو روکا جا سکتا ہے، نہ بدلا جا سکتا ہے، نہ واپس لیا جا سکتا ہے اور نہ ہی منسوخ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اُس کے برگزیدہ لوگوں کو نہ تو رد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُن کی تعداد بدلی جا سکتی ہے۔

مضمون 12

الٰہی چناؤ کے بارے میں یقین دہانی

اگرچہ برگزیدہ لوگ وقت پر، مختلف درجات اورپیمانوں میں اپنے اس ابدی اور ناقابلِ تبدیلی چُناؤ کا یقین حاصل کرتے ہیں، لیکن یہ یقین خدا کے رازوں اور گہری باتوں میں تجسس کرکے نہیں، بلکہ اپنے اندر خدا کے کلام میں بیان کیے گئے چُناؤ کے ناقابلِ خطا پھلوں کو روحانی خوشی اور پاکیزہ مسرت کے ساتھ دیکھ کر حاصل کرتے ہیں یعنی مسیح پر سچے ایمان، فرزندانہ خوف، گناہ پر حقیقی افسوس، اور راستبازی کی بھوک اورپیاس وغیرہ سے۔

مضمون 13

اس یقین کے اثرات

الٰہی چُناؤ کا شعور اور یقین خدا کے فرزندوں کو روزانہ اُس کے حضور عاجزی اختیار کرنے، اُس کی رحمت کی گہرائی کی تعظیم کرنے، اپنے آپ کو پاک کرنے، اور اُس کے لیے گہری محبت کے ساتھ شکر گزار ہونے کا سبب فراہم کرتا ہے، جس نے سب سے پہلے اُن کے لیے اپنی گہری محبت کو ظاہر کیا۔ الٰہی چناؤ کے اس عقیدے پر غور کرنے سے نہ تو خدا کے احکام کی پابندی میں سستی پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی انسان دنیاوی تحفظ یا بے فکری میں بمتلا ہوتا ہے، بلکہ یہ، خدا کے عادلانہ فیصلے کے مطابق، اُن لوگوں میں پیدا ہونے والے عام اثرات ہیں جو چناؤ کے فضل کو سنجیدگی سے نہیں اپناتے اور برگزیدہ لوگوں کے راستوں پر چلنے سے انکار کرتے ہیں۔

مضمون 14

الٰہی چناؤ کی تعلیمات کو درست طریقے سے سکھانا

چونکہ الٰہی چناؤ کا عقیدہ، جو خدا کے نہایت حکیمانہ ارادے پر مبنی ہے، اور جسکا اعلان نبیوں، خود مسیح یسوع، اور اُسکے رسولوں کے ذریعے کیا گیا، یہ پرانے اور نئے عہد نامے دونوں میں مقدس صحیفوں میں صاف طور پر بیان کیا گیا ہے، لہٰذا اسے آج بھی کلیسیا میں، مناسب وقت اور مقام پر، اسی مقصد کے لیے ظاہر کیا جانا چاہیے جس کے لیے اسے خاص طور پر مقرر کیا گیا تھا، بشرطیکہ یہ احترام کے ساتھ، حکمت اور پرہیزگاری کی روح میں، خدا کے نہایت پاک نام کے جلال کے لیے، اور اُس کے لوگوں کو زندگی اور تسلی بخشنے کے لیے کیا جائے، بغیر اس کے کہ کوئی بے فائدہ طور پر خدائے برتر کے پوشیدہ راستوں کی کھوج کرنے کی کوشش کرے۔

''کیونکہ مَیں خُدا کی ساری مرضی تُم سے پُورے طَور پر بیان کرنے سے نہ جِھجکا'' (اعمال 27:20)۔
''واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور عِلم کیا ہی عمِیق ہے! اُس کے فَیصلے کِس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں! خُداوند کی عقل کو کِس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُوَا؟'' (رومیوں 11:33–34)۔ ''مَیں اُس تَوفِیق کی وجہ سے جو مُجھ کو مِلی ہے تُم میں سے ہر ایک سے کہتا ہُوں کہ جَیسا سمجھنا چاہئے اُس سے زِیادہ کوئی اپنے آپ کو نہ سمجھے بلکہ جَیسا خُدا نے ہر ایک کو اندازہ کے مُوافِق اِیمان تقسِیم کیا ہے اِعتدال کے ساتھ اپنے آپ کو وَیسا ہی سمجھے'' (رومیوں 3:12)۔
''اِس لِئے جب خُدا نے چاہا کہ وعدہ کے وارِثوں پر اَور بھی صاف طَور سے ظاہِر کرے کہ میرا اِرادہ بدل نہیں سکتا تو قَسم کو درمیان میں لایا۔ تاکہ دو بے تبدِیل چیزوں کے باعِث جِن کے بارے میں خُدا کا جُھوٹ بولنا مُمکِن نہیں ہماری پُختہ طَور سے دِل جمعی ہو جائے جو پناہ لینے کو اِس لِئے دَوڑے ہیں کہ اُس اُمّید کو جو سامنے رکھّی ہُوئی ہے قبضہ میں لائیں'' (عبرانیوں 6:17–18)۔

مضمون 15

الٰہی ردّ کیے جانے کا فیصلہ

ہمارے لیے الٰہی چناؤ کے اس ازلی اور بے معاوضہ فضل کو خاص طور پر واضح کرنے اور قابلِ قدر بنانے کے لیے کتابِ مقدس خود یہ گواہی دیتی ہے کہ خدا نے سب لوگوں کو نہیں بلکہ کچھ ہی لوگوں کو ابدی زندگی کے لیے چنا، جبکہ باقیوں کو خدا نے اپنے ازلی فرمان میں اُن کے حال پر چھوڑ دیا۔ خدا نے اپنی قادرِ مطلق، عادل، بے عیب اور ناقابلِ تبدیل مرضی کے مطابق فیصلہ کیا کہ وہ اُن لوگوں کو اُسی عام مصیبت (گناہ) میں رہنے دے، جس میں وہ خود اپنی مرضی سے گر گئے تھے، اور اُنہیں نہ نجات بخش ایمان عطا کرے اور نہ ہی توبہ کرنے کا فضل۔ بلکہ خدا نے اپنے عادلانہ فیصلے میں اُنہیں اُن ہی کے راستوں پر چلنے دیا، اور آخرکار اپنے انصاف کے اظہار کے لیے اُنہیں نہ صرف اُن کے کفر کی وجہ سے بلکہ اُن کے تمام دوسرے گناہوں کے باعث بھی ہمیشہ کی ہلاکت اور سزا کا مستحق ٹھہرایا۔ اوریہی وہ رد کیے جانے کا فیصلہ (Reprobation) ہے، جو کسی طرح بھی خدا کو گناہ کا خالق نہیں بناتا (ایسا سوچنا بھی گستاخی ہے)، بلکہ دکھاتا ہے کہ خدا نہایت ہیبت ناک، بے عیب، اور عادل منصف اور بدی کا انتقام لینے والا ہے۔

مضمون 16

الٰہی ردّ کیے جانے کی تعلیمات پر ردِّعمل

وہ لوگ جو ابھی تک مسیح پر زندہ ایمان، دل سے پکا اعتماد، ضمیر کی سچی سلامتی، فرزند کی طرح فرمانبرداری کے جوش، اور مسیح کے وسیلے سے خدا پر فخر کرنے کے تجربے تک نہیں پہنچے، لیکن پھر بھی اُن ذرائع کو باقاعدگی سے استعمال کرتے رہتے ہیں جنہیں خدا نے یہ نعمتیں دینے کے لیے مقرر کیا ہے۔اُنہیں رد کیے جانے (Reprobation) کے عقیدہ سے ڈرنا نہیں چاہیے، اور نہ ہی اپنے آپ کو رد شدگان (Reprobates) میں شامل سمجھنا چاہیے۔ بلکہ اُنہیں چاہیے کہ اُن ذرائع کو محنت، لگن اور ثابت قدمی سے استعمال کرتے رہیں، اور سچے دل سے گہری خواہش کے ساتھ عاجزی اور دعا میں خدا کے مقررہ

وقت کے گہرے فضل کا انتظار کریں۔ اور اُن لوگوں کے پاس رد کیے جانے کی تعلیم سے ڈرنے کی اور بھی کم وجہ ہے، جو سچے دل سے خدا کی طرف پھرنے کی خواہش رکھتے ہیں، صرف اُسی کو راضی کرنا چاہتے ہیں، اور گناہ کی غلامی سے نجات کی تمنا رکھتے ہیں، لیکن ابھی تک اُس پاکیزگی اور ایمان کے اُس معیار تک نہیں پہنچے جس کی وہ خواہش کرتے ہیں۔ کیونکہ رحم کرنے والے خدا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ دھواں دیتی موم باتی کو بجھائے گا نہیں اور نہ ہی کُچلے ہُوئے سرکنڈے کو توڑے گا۔

لیکن جو خدا اور نجات دہندہ یسوع مسیح کی پرواہ کیے بغیر پوری طرح دنیاوی فکروں اور جسمانی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، اُن تمام لوگوں کے لیے یہ تعلیم حقیقی طور پر خوفناک ہے، جب تک کہ وہ سچے دل سے توبہ کر کے خدا کی طرف واپس نہ آئیں۔

مضمون 17

ایمانداروں کے بچوں کی نجات

چونکہ ہم خدا کی مرضی کو اُس کے کلام سے جانتے ہیں، جو یہ گواہی دیتا ہے کہ ایمانداروں کے بچے مقدس ہیں، اپنی فطرت کے سبب سے نہیں، بلکہ فضل کے عہد کے باعث، جس میں وہ اپنے والدین کے ساتھ شامل کیے گئے ہیں۔ اس لیے خدا ترس والدین کے پاس اپنے اُن بچوں کے چناؤ اور نجات پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں جنہیں خدا نے اپنی نیک مرضی سے بچپن ہی میں اس زندگی سے بُلا لیا۔

مضمون 18

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کے بارے میں درست رویہ

جو لوگ خدا کے آزادانہ فضل کے چناؤ اور عادلانہ رد کیے جانے کے عقیدہ پر شکایت یا اعتراض کرتے ہیں، اُنہیں ہم رسول کے الفاظ میں جواب دیتے ہیں کہ ''اَے اِنسان بھلا تُو کون ہے جو خُدا کے سامنے جواب دیتا ہے؟''(رومیوں 20:9)۔ اور ہمارے نجات دہندہ کے یہ الفاظ یاد دلاتے ہیں کہ ''کیا مُجھے روا نہیں کہ اپنے مال سے جو چاہُوں سو کرُوں؟''(متی 15:20)۔

لہٰذا ہم اِن بھیدوں (رازوں) کی پاک تعظیم میں رسول کے الفاظ میں پکارتے ہیں کہ ''واہ! خُدا کی دَولت اور حِکمت اور عِلم کیا ہی عمیق ہے! اُس کے فَیصلے کِس قدر اِدراک سے پرے اور اُس کی راہیں کیا ہی بے نِشان ہیں! خُداوند کی عقل کو کِس نے جانا؟ یا کَون اُس کا صلاح کار ہُوا؟ یا کِس نے پہلے اُسے کُچھ دِیا ہے جِس کا بدلہ اُسے دِیا جائے؟ کیونکہ اُسی کی طرف سے اور اُسی کے وسِیلہ سے اور اُسی کے لِئے سب چیزیں ہیں۔ اُس کی تمجِید ابد تک ہوتی رہے۔ آمِین'' (رومیوں 11:33–36)۔

الٰہی چناؤ اور رد کیے جانے کی غلط تعلیمات کے جوابات

جب الٰہی چناؤ (Elections) اور رد کیے جانے (Reprobation) کی سچی تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی، تو سِنڈ (کلیسائی مجلس) اُن لوگوں کی غلطیوں کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1:

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ وہ صرف اُنہیں نجات دے جو ایمان لائیں گے اور ایمان اور فرمانبرداری میں ثابت قدم رہیں گے۔ یہی نجات کے لیے الٰہی چناؤ (Predestination) کے عقیدہ کی پوری اور مکمل تعلیم ہے۔ اور خدا کے کلام میں اس فیصلے کے بارے میں اس کے سوا کچھ ظاہر نہیں کیا گیا''۔

کیونکہ ایسے لوگ سادہ دلوں کو دھوکا دیتے ہیں اور واضح طور پر اُن آیاتِ مقدسہ کی مخالفت کرتے ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ خدا نہ صرف اُنہیں نجات دے گا جو ایمان لائیں گے، بلکہ اُس نے ازل سے بعض خاص اشخاص کو، دوسروں سے بڑھ کر، چُن لیا ہے جنہیں وہ وقت آنے پر مسیح پر ایمان اور ثابت قدمی دونوں عطا کرے گا۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''مَیں نے تیرے نام کو اُن آدمیوں پر ظاہِر کِیا جِنہیں تُو نے دُنیا میں سے مُجھے دِیا'' (یوحنا 6:17)۔ اور ''جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''(اعمال 48:13)۔ اور پھر یہ بھی کہ ''اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں''(افسیوں 4:1)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے ہمیشہ کی زندگی کے لیے چناؤ کی مختلف قسمیں ہیں، ایک عام اور غیر واضح چناؤ، اور دوسرا خاص اور پوری طرح واضح چناؤ۔ اور یہ خاص چناؤ بھی دو طرح کا بتایا جاتا ہے: ایک نامکمل، قابلِ تبدیل، غیر فیصلہ کن اور شرطوں پر مبنی، اور دوسرا مکمل، ناقابلِ تبدیل، فیصلہ کن اور بالکل یقینی۔

اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ایک چناؤ ایمان کے لیے ہے اور دوسرا نجات کے لیے۔ اس طرح کوئی شخص ایمان حاصل کرنے کے لیے تو چنا جا سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ نجات کے لیے بھی پکا اور یقینی طور پر چنا گیا ہو''۔

کیونکہ یہ انسان کے دماغ کا ایک بے بنیاد خیال ہے، جو کلامِ مقدس کی پرواہ کیے بغیر گھڑا گیا ہے، جس کے ذریعے چناؤ کی تعلیم کو بگاڑا جاتا ہے اور نجات کی اُس سنہری زنجیر کو توڑا جاتا ہے، جس کے بارے میں کلامِ مقدس میں لکھا ہے کہ '' جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا'' (رومیوں 30:8)۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کی نیک مرضی اور ارادہٗ، جس کا ذکر پاک صحیفوں میں چناؤ کے عقیدے میں کیا گیا ہے، بالکل بھی اس بات پر مبنی نہیں کہ خدا نے کچھ لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دے کر نجات کے لیے چُن لیا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ خدا نے تمام ممکنہ حالات میں سے (جن میں شریعت کے اعمال بھی شامل ہیں) ایمان کے اس عمل اور اس کی نامکمل فرمانبرداری کو نجات کی شرط کے طور پر چُن لیا، حالانکہ یہ ایمان اپنی فطرت میں کسی اجر کے لائق نہیں۔ پھر بھی خدا اپنے فضل سے اسے مکمل فرمانبرداری مان کر ابدی زندگی کے اجر کے قابل ٹھہراتا ہے''۔

کیونکہ اس نقصان دہ غلطی کے ذریعے خدا کی نیک مرضی اور ارادہٗ اور مسیح کے کفارے کے فوائد دونوں بے اثر کر دیے جاتے ہیں، اور انسانوں کو فضول سوالوں میں الجھا کر فضل پر مبنی راستبازی کی سچائی اور بائبل کی سادگی سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اور یوں رسول کے یہ الفاظ گویا جھوٹے ثابت ہوتے ہیں کہ ''جِس نے ہمیں نجات دی اور پاک بُلاوے سے بُلایا ہمارے کاموں کے مُوافِق نہیں بلکہ اپنے خاص اِرادہ اور اُس فضل کے مُوافِق جو مسِیح یِسُوعؔ میں ہم پر ازل سے ہُوا'' (2 تیمتھیس 9:1)۔

رد نمبر 4

’’یہ کہا جاتا ہے کہ ایمان کے لیے چناؤ میں یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ انسان اپنی فطرت کی روشنی کو درست استعمال کرے، یعنی وہ نیک دل، عاجز، نرم مزاج اور ابدی زندگی کے لائق ہو۔ گویا جیسے چناؤ کسی طرح ان خوبیوں پر منحصر ہو‘‘۔

یہ تعلیم پیلاجیئس (Pelagius) کے عقیدے سے مشابہ ہے اور رسول کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے، جہاں وہ لکھتا ہے کہ ’’اِن میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جِسم کی خواہِشوں میں زِندگی گُذارتے اور جِسم اور عقل کے اِرادے پُورے کرتے تھے اور دُوسروں کی مانِند طبعی طَور پر غضب کے فرزند تھے۔مگر خُدا نے اپنے رَحم کی دَولت سے اُس بڑی مُحبّت کے سبب سے جو اُس نے ہم سے کی۔ جب قصُوروں کے سبب سے مُردہ ہی تھے تو ہم کو مسِیح کے ساتھ زِندہ کِیا۔ (تُم کو فضل ہی سے نجات مِلی ہے)۔ اور مسِیح یِسُوعؔ میں شامِل کر کے اُس کے ساتھ جِلایا اور آسمانی مقاموں پر اُس کے ساتھ بِٹھایا۔ تاکہ وہ اپنی اُس مِہربانی سے جو مسِیح یِسُوعؔ میں ہم پر ہے آنے والے زمانوں میں اپنے فضل کی بے نِہایت دَولت دِکھائے۔ کیونکہ تُم کو اِیمان کے وسِیلہ سے فضل ہی سے نجات مِلی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشِش ہے۔ اور نہ اَعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے‘‘(افسیوں 2:3–9)۔

رد نمبر 5

’’یہ کہا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں کا نجات کے لیے نامکمل اور غیر فیصلہ کن چناؤ اس لیے ہوا کیونکہ خدا نے پہلے سے یہ دیکھ لیا تھا کہ وہ ایمان لائیں گے، توبہ کریں گے، پاکیزگی اختیار کریں گے اور کچھ عرصہ تک نیک زندگی گزاریں گے۔ اور مکمل اور پکا چناؤ اس لیے ہوا کہ خدا نے پہلے سے دیکھ لیا تھا کہ وہ آخر تک ایمان، توبہ، پاکیزگی اور نیک زندگی میں ثابت قدم رہیں گے۔ مزید یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہی فضل پر مبنی ”قابِلیت“ ہے، جس کی وجہ سے چُنا ہوا شخص اُس سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے جو چُنا نہیں گیا۔ اسی بنیاد پر کہا جاتا ہے کہ ایمان، ایمان کی فرمانبرداری، پاکیزگی، خدا ترسی اور ثابت قدمی، یہ سب ابدی جلال تک پہنچنے کے لیے لاتبدیل چناؤ کے پھل نہیں، بلکہ وہ شرائط ہیں جن کا پہلے سے پورا ہونا ضروری تھا۔ اور خدا نے پہلے سے یہ دیکھ

لیا تھا کہ جو لوگ مکمل طور پر چنے جائیں گے، وہ یہ تمام شرائط پوری کریں گے۔ لہٰذا یہ شرائط ایسی "وجوہات" سمجھی جاتی ہیں جن کے بغیر لاتبدیل چناؤ ہو ہی نہیں سکتا''۔

کیونکہ یہ تعلیم پوری کتابِ مقدس کے برخلاف ہے، جو بار بار یہ اعلان کرتی ہے کہ الٰہی چناؤ انسان کے اعمال پر نہیں بلکہ بلانے والے خدا پر منحصر ہے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ ''تاکہ خُدا کا اِرادہ جو برگُزِیدگی پر مَوقُوف ہے اَعمال پر مَبنی نہ ٹھہرے بلکہ بُلانے والے پر''(رومیوں 12:9)۔ ''اور جِتنے ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے مُقرّر کِئے گئے تھے اِیمان لے آئے''(اعمال 48:13)۔ ''چُنانچہ اُس نے ہم کو بنایِ عالَم سے پیشتر اُس میں چُن لیا تاکہ ہم اُس کے نزدِیک مُحبّت میں پاک اور بے عَیب ہوں''(افسیوں 4:1)۔ ''تُم نے مُجھے نہیں چُنا بلکہ مَیں نے تُمہیں چُن لیا'' (یوحنا 16:15)۔ ''اور اگر فضل سے برگُزِیدہ ہیں تو اَعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا'' (رومیوں 6:11)۔ ''مُحبّت اِس میں نہیں کہ ہم نے خُدا سے مُحبّت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے مُحبّت کی اور ہمارے گُناہوں کے کفّارہ کے لِئے اپنے بیٹے کو بھیجا'' (1 یوحنا 10:4)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ نجات کے لیے ہونے والا ہر چناؤ لازمی طور پر پکا اور لاتبدیل نہیں ہوتا، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ چُنے ہوئے لوگ، خدا کے کسی بھی حکم کے باوجود، ہلاک ہو جائیں، اور واقعی ہو بھی جاتے ہیں''۔

اس سنگین غلطی کے ذریعے وہ خدا کو قابلِ تبدیل ٹھہراتے ہیں، اُس تسلی کو برباد کرتے ہیں جو خدا کے برگزیدوں کو اپنے چناؤ کی پختگی سے حاصل ہوتی ہیں، اور اُن مقدس صحیفوں کی کھلے عام مخالفت کرتے ہیں جو سکھاتے ہیں کہ برگُزِیدہ لوگ گمراہ نہیں ہو سکتے۔

جیسا کہ لکھا ہے کہ ''اگر مُمکِن ہو تو برگُزِیدوں کو بھی گُمراہ کر لیں''(متی 24:24)۔ اور یہ کہ مسیح اُنہیں کبھی نہیں کھوتا جنہیں باپ نے اُسے دیا ہے، ''اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کُچھ اُس نے مُجھے دِیا ہے مَیں اُس میں سے کُچھ کھو نہ

دُوں بلکہ اُسے آخِری دِن پھِر زِندہ کرُوں''(یوحنا 39:6)۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا نے جنہیں پہلے سے مقرر کیا، اُنہیں بُلایا، راستباز ٹھہرایا، اور جلال بھی بخشا، ''اور جِن کو اُس نے پہلے سے مُقرّر کیا اُن کو بُلایا بھی اور جِن کو بُلایا اُن کو راست باز بھی ٹھہرایا اور جِن کو راست باز ٹھہرایا اُن کو جلال بھی بخشا''(رومیوں 30:8)۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ اس زندگی میں ہمیں خدا کے لاتبدیل چناوٴ کے حقیقی پھل یا یقین کا علم نہیں ہوتا، سوائے اس کے جو صرف ایسی چیزوں پر منحصر ہوتا ہے جو غیر یقینی اور قابلِ تبدیلی ہیں''۔

کیونکہ نہ صرف یہ بات بے معنی ہے کہ غیر یقینی یقین کی بات کی جائے، بلکہ یہ مقدسین کے تجربے کے خلاف بھی ہے، جو اپنے چناوٴ کا شعور رکھتے ہوئے رسول کے ساتھ خوش ہوتے ہیں اور خدا کے اس فضل کی تعریف کرتے ہیں (افسیوں 1)۔وہ مسیح کی نصیحت کے مطابق شاگردوں کی طرح خوش ہوتے ہیں کہ اُن کے نام آسمان پر لکھے گئے ہیں: ''بلکہ اِس سے خُوش ہو کہ تُمہارے نام آسمان پر لِکھے ہُوئے ہیں''(لوقا 20:10)۔ اور جو اپنے چناوٴ کے یقین کو شیطان کے دہکتے ہوئے تیروں کے مقابلے میں ڈھال بنا کر یہ کہتے ہیں کہ ''خُدا کے برگزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟''(رومیوں 33:8)۔

رد نمبر 8

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا نے اپنی راستباز مرضی کے مطابق یہ فیصلہ نہیں کیا کہ وہ کسی کو آدم کے گناہ اور عام گناہ و سزا کی حالت میں چھوڑ دے، اور نہ ہی یہ کہ ایمان اور توبہ کے لیے ضروری فضل دینے میں خدا کسی کو نظر انداز کرے''۔

کیونکہ خدا کے کلام میں یہ بات واضح طور پر بیان کی گئی ہے کہ ''وہ جِس پر چاہتا ہے رحم کرتا ہے اور جِسے چاہتا ہے اُسے سخت کر دیتا ہے''(رومیوں 18:9)۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''تُم کو آسمان کی بادشاہی کے بھیدوں کی سمجھ دی گئی ہے مگر اُن کو نہیں دی گئی''(متی 11:13)۔ اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ ''اُس وقت یِسُوعؔ نے کہا اَے باپ آسمان اور زمِین کے

خُداوند مَیں تیری حمد کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں داناؤں اور عقل مندوں سے چِھپائیں اور بچّوں پر ظاہِر کیں۔ ہاں اَے باپ کیونکہ اَیسا ہی تُجھے پسند آیا'' (متی 11:25–26)۔

رد نمبر 9

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا ایک قوم کو دوسروں کی بجائے انجیل کی خوشخبری محض اپنی خوشنودی اور مرضی کے باعث نہیں دیتا، بلکہ اس لیے دیتا ہے کہ وہ قوم اُن دوسری قوموں سے بہتر اور زیادہ لائق ہے جنہیں انجیل کی خوشخبری نہیں دی جاتی''۔

اس کے بارے میں **موسیٰ** نے بنی اسرائیل سے یہ کہہ کر ایسی تعلیم کو در کیا کہ ''دیکھ آسمان اور آسمانوں کا آسمان اور زمین اور جو کُچھ زمین میں ہے یہ سب خُداوند تیرے خُدا ہی کا ہے۔ تَو بھی خُداوند نے تیرے باپ دادا سے خُوش ہو کر اُن سے مُحبّت کی اور اُن کے بعد اُن کی اَولاد کو یعنی تُم کو سب قَوموں میں سے برگُزِیدہ کیا جَیسا آج کے دِن ظاہِر ہے''(استثنا 10:14–15)۔ اور **مسیح** نے کہا کہ '' اَے خُرازِین تُجھ پر افسوس ! اَے بَیت صَیدا تُجھ پر افسوس ! کیونکہ جو مُعجِزے تُم میں ظاہِر ہُوئے اگر صُور اور صَیدا میں ہوتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور خاک میں بَیٹھ کر کب کے تَوبہ کر لیتے'' (متی 11:21)۔

بابِ نمبر 2

مسیح کا کفارہ اور انسان کی نجات کے بارے میں

مضمون 1

خدا کے انصاف کا تقاضا

خدا نہ صرف نہایت رحیم ہے بلکہ کامل طور پر عادل بھی ہے۔ اور اُس کے عدل کا یہ تقاضا ہے (جیسا کہ اُس نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے) کہ ہمارے گناہ، جو اُس کی لامحدود عظمت کے خلاف کیے گئے ہیں، صرف عارضی طور پر نہیں بلکہ جسم اور جان دونوں میں ابدی سزا کے حقدار ہیں۔ اور ہم اس سزا سے نہیں بچ سکتے جب تک خدا کے عدل کی پوری تلافی نہ ہو جائے۔

مضمون 2

یسوع مسیح کی طرف سے خدا کے انصاف کی مکمل تلافی

چونکہ ہم اپنی ذات سے اس تلافی کو پورا نہیں کر سکتے اور نہ ہی خدا کے غضب سے خود کو بچا سکتے ہیں، اس لیے خدا کو اپنی لامحدود رحمت میں یہ پسند آیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ہماری ضمانت کے طور پر دے۔ جو ہماری خاطر گناہ گار ٹھہرایا گیا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہماری جگہ لعنتی بنا، تاکہ وہ ہماری طرف سے خدا کے عدل کی پوری تلافی کر سکے۔

مضمون 3

یسوع مسیح کی موت کی لامحدود اہمیت

خدا کے بیٹے کی موت ہی واحد اور کامل ترین قربانی اور گناہ کے کفارے کا ذریعہ ہے، اور اُس کی قدر و قیمت لامحدود ہے، یہ پوری دنیا کے گناہوں کو مٹانے کے لیے پوری طرح کافی ہے۔

مضمون 4

اس لامحدود اہمیت کی وجوہات

مسیح کی موت کو لامحدود قدر و عظمت اس لیے حاصل ہے کیونکہ جس ہستی نے یہ موت اختیار کی وہ نہ صرف حقیقی، کامل پاک انسان تھا، بلکہ خدا کا اکلوتا بیٹا بھی تھا، جو ازل سے اور ابد تک خدا باپ اور رُوح القدس کے ساتھ ایک ہی الٰہی ذات اور لامحدود فطرت میں شریک ہے۔ یہ تمام خصوصیات اس لیے ضروری تھیں تاکہ وہ ہمارا نجات دہندہ بن سکے۔ نیز، اُس کی موت میں اُس پر ہمارے گناہوں کے سبب سے خدا کے غضب اور لعنت کے بوجھ کا احساس بھی شامل تھا۔

مضمون 5

انجیل کی منادی کا حکم

مزید یہ کہ انجیل کا وعدہ یہ ہے کہ جو کوئی مسیحِ مصلوب پر ایمان لائے گا، وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ اس وعدے کو، توبہ اور ایمان لانے کے حکم کے ساتھ، ہر قوم اور ہر طرح کے لوگوں کو بغیر کسی فرق یا امتیاز کے سنایا اور پہنچایا جانا چاہیے، یعنی اُن سب کو جن تک خدا نے اپنی مرضی سے انجیل بھیجی ہے۔

مضمون 6

ایمان نہ لانے کی ذمہ داری انسان پر ہے

اور چونکہ بہت سے لوگ جو انجیل کے وسیلے سے بُلائے جاتے ہیں، توبہ نہیں کرتے اور مسیح پر ایمان نہیں لاتے بلکہ اپنی بے ایمانی میں ہلاک ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ مسیح کی صلیب پر پیش کی گئی قربانی میں کوئی کمی یا کمزوری نہیں، بلکہ سارا الزام خود اُن پر ہی آتا ہے۔

مضمون 7

ایمان، خدا کا عطا کیا گیا تحفہ ہے

لیکن جتنے لوگ سچّے دل سے ایمان لاتے ہیں، اور مسیح کی موت کے وسیلہ سے گناہ اور ہلاکت سے نجات پاتے ہیں، وہ اس نعمت کے لیے صرف اور صرف خدا کے فضل کے مقروض ہیں، جو اُنہیں مسیح میں ازل سے دیا گیا، نہ کہ اُنکی اپنی کسی خوبی یا نیکی کی وجہ سے۔

مضمون 8

یسوع مسیح کی موت کا نجات بخش اثر

کیونکہ یہ خدا باپ کا حاکمانہ ارادہ، مہربان مرضی اور پاک مقصد تھا کہ اپنے بیٹے کی بیش قیمت موت کی زندگی بخش اور نجات دینے والی تاثیر صرف چُنے ہوئے لوگوں تک پہنچے۔ اور صرف اُنہی کو راستباز ٹھہرانے والا ایمان عطا کیا جائے، تاکہ وہ یقینی طور پر نجات کو حاصل کریں۔ یعنی، خدا کی مرضی یہ تھی کہ مسیح صلیب پر بہائے خون کے وسیلہ سے، جس سے اُس نے نئے عہد کی تصدیق کروائی، ہر قوم، قبیلہ، نسل اور زبان میں سے اُن سب لوگوں کو، اور صرف اُنہی کو، مؤثر طور پر چھڑائے جو ازل سے نجات کے لیے چُنے گئے اور جو باپ نے اُس کے سپرد کیے تھے۔ تاکہ مسیح اُنہیں ایمان بخشے، جو پاک روح کی باقی تمام روحانی نعمتوں کے ساتھ، اُس نے اپنی موت کے وسیلے سے اُن کے لیے خریدی، وہ اُنہیں تمام گناہوں سے پاک کرے ، خواہ وہ موروثی گناہ ہوں یا وہ گناہ جو ایمان لانے سے پہلے یا بعد میں کیے گئے ہوں، اور پھر مسیح اُنہیں پوری وفاداری سے آخر تک سنبھال کر رکھے، یہاں تک کہ وہ ہر داغ اور ہر عیب سے پاک ہو کر خدا کے حضور ہمیشہ کے جلال میں داخل ہوں اور سکونت کریں۔

مضمون 9

خدا کے منصوبے کی تکمیل

یہ مقصد، جو خدا کی ازلی محبت سے چُنے ہوئے لوگوں کے لیے ٹھہرایا گیا تھا، دنیا کے آغاز سے لے کر آج تک پوری قدرت کے ساتھ پورا ہوتا آیا ہے، اور آئندہ بھی عالمِ ارواح کے دروازوں کی تمام رکاوٹوں کے باوجود پورا ہوتا رہے گا۔ تاکہ مقررہ وقت پر تمام چُنے ہوئے لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں، اور کلیسیا جس کی بنیاد مسیح کے بہائے ہوئے خون پر رکھی گئی ہے، اس میں کبھی بھی ایمان رکھنے والوں کی کمی نہ ہو۔ یہ کلیسیا اپنے منجی مسیح سے سچی محبت رکھے، اُس کی وفاداری سے خدمت کرے، اُس مسیح کی، جس نے اپنی دلہن یعنی کلیسیا کے لیے اپنی جان تک صلیب پر قربان کردی، کلیسیا صرف اسی مسیح کی حمد اس دنیا میں اور ہمیشہ کی زندگی میں کرتی رہے۔

مسیح کے کفارے پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب (مسیح کے کفارے کے بارے میں) صحیح تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلطیوں کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا باپ نے اپنے بیٹے کو صلیب پر قربان ہونے کے لیے تو مقرر کیا، لیکن یہ فیصلہ نہیں کیا کہ اس قربانی سے کسی شخص کو لازمی نجات حاصل ہو۔ تاکہ مسیح کی قربانی کی اہمیت، اس کا فائدہ اور اس کی قدر پوری طرح قائم رہے، چاہے یہ کمائی ہوئی نجات کسی شخص کو بھی نہ بچائے''۔

یہ تعلیم دراصل خدا باپ کی حکمت اور یسوع مسیح کی قربانی کی بے قدری کرتی ہے اور کلامِ مقدس کے برخلاف ہے۔ کیونکہ ہمارا نجات دہندہ فرماتا ہے کہ ''مَیں بھیڑوں کے لِئے اپنی جان دیتا ہُوں۔، اور مَیں اُنہیں جانتا ہُوں''(یوحنا 15:10، 27)۔ اور یسعیاہ نبی نجات دہندہ کے بارے میں کہتا ہے کہ ''جب اُس کی جان گُناہ کی قُربانی کے لِئے گُذرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ اُس کی عُمر دراز ہوگی اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ کے وسِیلہ سے پُوری ہوگی''(یسعیاہ 10:53)۔ بالآخر، یہ تعلیم اُس ایمان کے عقیدے کے بھی خلاف ہے جس کے مطابق ہم ''کیتھولک یعنی عالمگیر مسیحی کلیسیا'' پر ایمان رکھتے ہیں۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح کی موت کا مقصد یہ نہیں تھا کہ وہ اپنے خون سے فضل کے نئے عہد کو قائم اور ثابت کرے، بلکہ اُسکا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ باپ کے لیے اتنا حق حاصل کرے کہ وہ انسان کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق کوئی بھی عہد کر سکے، چاہے وہ فضل کا ہو یا اعمال پر مبنی''۔

یہ نظریہ کلامِ مقدس کے سراسر مخالف ہے، جو سکھاتا ہے کہ مسیح ایک ''بہتر'' یعنی نئے عہد کا ضامن اور درمیانی ہے، اور یہ کہ وصیت اُس وقت مؤثر ہوتی ہے جب موت واقع ہو۔ ''اِس لِئے یِسُوعؔ ایک بِہتر عہد کا ضامِن ٹھہرا'' (عبرانیوں 22:7)۔ ''اور اِسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمِیانی ہے تاکہ اُس مَوت کے وسِیلہ سے جو پہلے عہد کے وقت کے قصُوروں کی مُعافی کے لِئے ہُوئی ہے بُلائے ہُوئے لوگ وعدہ کے مُطابِق ابدی مِیراث کو حاصِل کریں''۔ ''اِس لِئے کہ وصِیّت مَوت کے بعد ہی جاری ہوتی ہے اور جب تک وصِیّت کرنے والا زِندہ رہتا ہے اُس کا اِجرا نہیں ہوتا'' (عبرانیوں 15:9، 17)۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنی کفّارہ دینے والی موت کے ذریعے نہ تو کسی کے لیے نجات خود حاصل کی، اور نہ ہی وہ ایمان حاصل کیا جس کے ذریعے کوئی انسان نجات پاسکتا ہے۔ بلکہ اُس نے صرف خدا باپ کے لیے یہ حق یا اختیار حاصل کیا کہ وہ دوبارہ انسان کے ساتھ تعلقات قائم کریں، اور اپنی مرضی کے مطابق اُس کے سامنے نئی شرائط رکھے۔ اور ان شرائط کو پورا کرنا انسان کی اپنی آزاد مرضی پر چھوڑ ے۔ اس لیے ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ یا تو کوئی بھی شخص یا پھر سب ہی ان شرائط پر پورے اُترتے''۔

یہ تعلیم مسیح کی موت کی بے ادبی کرتی ہے، اُس کے سب سے قیمتی اور بنیادی پھل (کام) کا انکار کرتی ہے، اور ''پیلاجیَن (Pelagian)'' کی پرانی بدعت کو دوبارہ جہنم سے واپس لاتی ہے۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ فضل کا نیا عہد، جو خدا باپ نے مسیح کی موت کے وسیلے سے انسان کے ساتھ باندھا، اس بات پر قائم نہیں کہ ہم مسیح کے کفارے کو ایمان کے ذریعے قبول کرکے خدا کے سامنے راستباز ٹھہرائے جائیں اور نجات پائیں۔ بلکہ یہ اس بات پر قائم ہے کہ خدا نے کامل فرمانبرداری کی شرط کو ختم کر دیا، اور اب وہ صرف ایمان اور ایمان کی فرمانبرداری کو،

اگرچہ یہ نامکمل ہی کیوں نہ ہو، شریعت کی مکمل فرمانبرداری کے برابر مانتا ہے، اور اپنے فضل سے اسے ابدی زندگی کے اجر کے لائق سمجھتا ہے''۔

یہ تعلیم کلامِ مقدس کے خلاف ہے، جو سیکھاتا ہے کہ ''اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسُوعؔ میں ہے مُفت راست باز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ اُسے خُدا نے اُس کے خُون کے باعِث ایک اَیسا کفّارہ ٹھہرایا جو اِیمان لانے سے فائِدہ مند ہو تاکہ جو گُناہ پیشتر ہو چُکے تھے اور جِن سے خُدا نے تحمُّل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راست بازی ظاہِر کرے''(رومیوں 3:24-25)۔
یہ تعلیم دراصل اُس بدکار ''سوسینس (Socinus)'' کی طرح انسان کی ایک نئی اور عجیب راستبازی پیش کرتی ہے، جو خدا کے حضور پوری کلیسیا کے ایمان کے خلاف ہے۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ سب لوگ صلح کی حالت اور فضل کے عہد میں قبول کر لیے گئے ہیں، اس لیے کوئی بھی موروثی گناہ کی وجہ سے سزا کا لائق نہیں رہا، اور نہ ہی کوئی اس گناہ کے باعث مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ بلکہ سب لوگ موروثی گناہ کی سزا سے آزاد سمجھے جاتے ہیں''۔

یہ رائے کلامِ مقدس کے بالکل خلاف ہے، جو سکھاتا ہے کہ ہم فطرتاً غضب کے فرزند ہیں (افسیوں 3:2)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ لوگ ''کمائے ہوئے فضل'' اور ''حاصل کیے ہوئے فضل'' میں فرق بتا کر سادہ اور نا تجربہ کار لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بٹھانا چاہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے تو مسیح کی موت کے فائدے سب کے لیے برابر ہیں۔ لیکن کچھ لوگ گناہوں کی معافی اور ابدی زندگی پا لیتے ہیں اور کچھ نہیں پاتے، اور یہ فرق اُن ہی کی اپنی آزاد مرضی پر منحصر ہے، جو اس فضل

کے ساتھ ملتی ہے جو سب کو بغیر امتیاز عطا کیا جاتا ہے۔ اور یہ خدا کے خاص رحم پر منحصر نہیں جو پوری قدرت سے اُن سب میں کام کرتا ہے، اور اُنہیں دوسروں کے مقابلے میں اس فضل کو قبول کرنے کے قابل بناتا ہے''۔

یہ لوگ، جو اگرچہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اس فرق کو درست معنوں میں بیان کر رہے ہیں، درحقیقت لوگوں کے ذہنوں میں پیلاجیَن کی خطرناک بدعتوں کا زہر گھولنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح اُن لوگوں کے لیے نہ تو مر سکتا تھا، نہ اُن کے لیے مرنے کی ضرورت تھی، اور نہ ہی وہ اُن کے لیے مرا، جن سے خدا سب سے زیادہ محبت کرتا ہے اور جنہیں اُس نے ابدی زندگی کے لیے چُنا ہے، کیونکہ ایسے لوگوں کو مسیح کی موت کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی''۔

یہ عقیدہ رسول کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں، جو کہتا ہے کہ ''مسِیح نے مُجھ سے مُحبّت رکھّی اور اپنے آپ کو میرے لِئے مَوت کے حوالہ کر دِیا'' (گلِتیوں 20:2)۔ اسی طرح لکھا ہے کہ ''خُدا کے برگُزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کَون ہے جو مُجرِم ٹھہرائے گا؟ مسِیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مَر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شِفاعت بھی کرتا ہے'' (رومیوں 8:33–34)۔ اور ہمارا نجات دہندہ خود فرماتا ہے کہ ''مَیں بھیڑوں کے لِئے اپنی جان دیتا ہُوں'' (یوحنا 15:10)۔ اور ''میرا حُکم یہ ہے کہ جَیسے مَیں نے تُم سے مُحبّت رکھّی تُم بھی ایک دُوسرے سے مُحبّت رکھّو۔ اِس سے زِیادہ مُحبّت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لِئے دے دے'' (یوحنا 12:15–13)۔

بابِ نمبر 3 اور 4

انسان کے بگاڑ، اُس کا خدا کی طرف رجوع، اور اس طریقہ کار کے بارے میں

مضمون 1

انسانی فطرت پر گناہ میں گرنے کے اثرات

ابتدا میں انسان کو خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا تھا۔ اُس کی عقل و سمجھ اپنے خالق اور روحانی باتوں کی سچی اور نجات دینے والی پہچان سے مزین تھی، اُس کا دل اور ارادہ راست تھے، اُس کے تمام جذبات پاکیزہ تھے، اور انسان مکمل طور پر پاک تھا۔ مگر جب اُس نے شیطان کے بہکاوے میں آکر خدا کے خلاف بغاوت کی، اور اپنی آزاد مرضی کا غلط استعمال کیا، تو اُس نے یہ اعلیٰ نعمتیں کھو دیں، اور اس کے برعکس اپنے اُوپر ذہنی اندھاپن، ہولناک تاریکی، فضول خیالات اور گمراہی مسلط کر لی۔ اُس کا دل اور ارادہ بدکار، باغی اور سخت ہو گئے، اور اُس کے جذبات ناپاک ہو گئے۔

مضمون 2

گناہ کے بگاڑ کا پھیلاؤ

گناہ میں گرنے کے بعد انسان نے اپنی مانند اولاد پیدا کی۔ ایک بگڑی ہوئی نسل سے بگڑی ہوئی اولاد پیدا ہوئی۔ اِسی سبب سے آدم کی تمام اولاد (سوائے مسیح کے) اپنے اس پہلے باپ سے فطرتی بگاڑ وراثت میں لیتی ہے، نہ کہ نقل کے ذریعے، جیسا کہ قدیم پیلاجیَن نے دعویٰ کیا تھا، بلکہ فطرت کی بگڑی ہوئی حالت کے وسیلے سے۔

مضمون 3

مکمل بگاڑ

اس لیے تمام انسان گناہ میں پیدا ہوتے ہیں اور اپنی فطرت کے لحاظ سے غضب کے فرزند ہیں، نجات بخش نیک کام کرنے سے قاصر، بُرائی کی طرف مائل، گناہ میں مردہ، اور اُس کے غلام ہیں۔ بغیر روح القدس کی تجدید یعنی نئی پیدائش عطا کرنے

والے فضل کے، وہ نہ خدا کی طرف لوٹنے کے قابل ہیں، نہ اپنی بگڑی ہوئی فطرت کو درست کر سکتے ہیں، اور نہ ہی اپنی اصلاح کے لیے تیار ہو سکتے ہیں۔

مضمون 4

فطرت کی روشنی کی ناکافیّت

تاہم، انسان کے گناہ میں گرنے کے بعد بھی اُس میں فطری روشنی کی ایک ہلکی سی جھلک باقی رہی، جس کے ذریعے وہ خدا، قدرتی چیزوں، نیکی اور بدی کے درمیان فرق، اور کچھ حد تک فضیلت، معاشرتی نظم و ضبط، اور ظاہری درست طرزِ عمل پہچان سکتا ہے۔ لیکن یہ فطری روشنی اتنی کمزور ہے کہ انسان کو خدا کی نجات بخش پہچان یا سچی توبہ تک نہیں پہنچا سکتی، اور وہ اسے قدرتی یا دنیاوی امور میں بھی درست استعمال نہیں کر پاتا۔ بلکہ انسان اس روشنی کو مختلف طریقوں سے آلودہ کر دیتا ہے اور اسے بد عملی میں استعمال کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ خدا کے سامنے قصوروار ٹھہرتا ہے۔

مضمون 5

شریعت کی ناکافیّت

اسی روشنی میں ہمیں دس احکام کی اُس شریعت کو بھی سمجھنا چاہیے جو خدا نے اپنے مخصوص لوگوں یعنی یہودیوں کو موسیٰ کے ذریعے دی تھی۔ کیونکہ اگرچہ یہ شریعت گناہ کی سنگینی ظاہر کرتی ہے اور انسان کو اس کے بارے میں زیادہ آگاہ کرتی ہے، لیکن یہ نہ تو گناہ سے نجات کا طریقہ بتاتی ہے اور نہ ہی انسان کو اپنی مصیبت سے باہر نکلنے کی طاقت دیتی ہے۔ کیونکہ یہ جسمانی کمزوری کے باعث کمزور ہے اور گناہگار کو لعنت کے نیچے چھوڑ دیتی ہے، اس لیے انسان اس شریعت کے ذریعے نجات بخش فضل حاصل نہیں کر سکتا۔

مضمون 6

انجیل کی نجات بخش قدرت

پس جو کام نہ فطرت کی روشنی کر سکی، نہ ہی شریعت، وہ خدا روح القدس کے عمل سے اپنے کلام، صلح کی منادی یعنی مسیح کی خوشخبری کے ذریعے کرتا ہے، جس کے وسیلے سے خدا کو یہ منظور ہوا کہ وہ اُن سب کو نجات دے جو ایمان لاتے ہیں، خواہ پرانے عہدنامے کے زمانے میں ہوں یا نئے عہدنامے کے۔

مضمون 7

انجیل کی اشاعت میں خدا کی خودمختاری

خدا نے اپنی مرضی کے اس بھید کو پرانے عہدنامے کے زمانے میں صرف چند لوگوں پر ظاہر کیا، لیکن نئے عہدنامے میں (جب قوموں کے درمیان فرق مٹا دیا گیا) خدا نے خود کو بہت سے لوگوں پر بغیر کسی قومی امتیاز کے ظاہر کیا۔ اس کا سبب یہ نہیں کہ کوئی قوم دوسری قوم سے بہتر تھی، یا وہ فطری روشنی کو بہتر طریقے سے استعمال کرتی تھی۔ بلکہ یہ صرف اور صرف خدا کی حاکمانہ مرضی اور اُس کی بلا استحقاق محبت کا نتیجہ ہے۔ اسی لیے جن لوگوں کو یہ عظیم اور مہربان فضل ملا ہے (حالانکہ وہ اس کے لائق نہیں تھے) اُن پر لازم ہے کہ اسے عاجزی اور شکرگزاری سے قبول کریں، اور رسول کی طرح خدا کے فیصلوں کی عظمت کو سراہیں، نہ کہ بے فائدہ اس بات کی چھان بین کریں کہ خدا نے دوسروں کو یہ فضل کیوں نہیں دیا۔

مضمون 8

انجیل کی سنجیدہ پکار

جتنے لوگ انجیل کی خوشخبری کے ذریعے بلائے گئے ہیں، وہ واقعی اور سچے طور پر بلائے گئے ہیں۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں پوری سنجیدگی اور سچائی سے ظاہر کیا ہے کہ وہ کس بات سے خوش ہوتا ہے، یعنی وہ سب جو بلائے جائیں، اُنہیں اس دعوت

کو قبول کرنا چاہیے۔ مزیدیہ کہ، خدا بڑی سنجیدگی سے وعدہ کرتا ہے کہ جو لوگ اُس کے پاس آئیں گے اور اُس پر ایمان لائیں گے، وہ اُنہیں ابدی زندگی اور آرام عطا کرے گا۔

مضمون 9

انجیل کو رد کرنے میں انسانی ذمہ داری

یہ نہ انجیل کی، نہ مسیح کی، اور نہ ہی خدا کی غلطی ہے، جو انجیل کے ذریعے لوگوں کو بلاتا ہے اور اُن کو مختلف نعمتیں بخشتا ہے، کہ وہ لوگ جو کلام کی خدمت کے ذریعے بلائے جائیں، وہ اُس کے پاس آنے اور توبہ کرنے سے انکار کریں۔ غلطی خود اُنہی کی ہے: جن میں سے بعض کو بلایا جاتا ہے،جو خطرے کی پرواہ کیے بغیر، زندگی کے کلام کو رد کرتے ہیں، مگر دوسرے جو اگرچہ کلام کو قبول تو کرتے ہیں، مگر اُسے اپنے دل میں جڑ نہیں پکڑنے دیتے، اس لیے اُن کی خوشی جو وقتی ایمان سے پیدا ہوتی ہے جلد مٹ جاتی ہے اور وہ گر جاتے ہیں، جبکہ دوسرے دنیاوی فکروں اور لذتوں کے باعث کلام کے بیج کو دبا دیتے ہیں اور کوئی پھل پیدا نہیں کرتے۔ ہمارا نجات دہندہ یہی بات ہمیں بیج بونے والے کی تمثیل میں سکھاتا ہے (متی 13 باب)۔

مضمون 10

تبدیلی/توبہ، خدا کا کام

لیکن جو لوگ انجیل کے ذریعے بلائے جاتے ہیں اور اس بلانے پر عمل کرکے توبہ کرتے ہیں، یہ اُن کی آزاد مرضی کے درست استعمال کا نتیجہ نہیں ہوتا، جس سے کوئی خود کو دوسروں سے بہتر سمجھ لے،جیسا پیلاجیئس (Pelagius) کی تکبر آمیز بدعت سیکھاتی ہے کہ سب کو ایمان اور توبہ کے لیے برابر فضل دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ مکمل طور پر خدا ہی کے سبب سے ہے، جس نے اپنے لوگوں کو ازل سے مسیح یسوع میں چُن لیا، اور اُنہیں ایمان اور توبہ کی توفیق عطا کی، اُنہیں تاریکی کی قوت سے چھڑایا، اور اپنے پیارے بیٹے یسوع مسیح کی بادشاہی میں داخل کیا، تاکہ وہ اُس کی تعریف کریں جو اُنہیں تاریکی

سے اپنی حیرت انگیز روشنی میں لایا، اور وہ اپنے آپ پر نہیں بلکہ خُداوند پر فخر کریں، جیسا کہ رسولوں نے مختلف مقامات پر گواہی دی ہے۔

مضمون 11

انسان کی توبہ (تبدیلی) میں روح القدس کا کردار

جب خدا اپنے چنے ہوئے لوگوں میں اپنی نیک مرضی پوری کرتا ہے اور اُن میں حقیقی توبہ اور تبدیلی پیدا کر دیتا ہے، تو وہ نہ صرف خوشخبری کو اُن کے سامنے پیش کرتا ہے اور اپنے روح القدس کی قدرت سے اُن کے دل و دماغ کو روشن کرتا ہے تاکہ وہ خدا کی روح کی باتوں کو صحیح طرح سمجھ سکیں، بلکہ اسی روح کی قدرت سے انسان کے سب سے اندرونی حصوں تک اثر ڈالتا ہے۔ یعنی وہ بند دل کو کھولتا ہے، سخت دل کو نرم کرتا ہے، اور نامختون یعنی ناپاک دل کو پاک کرتا ہے۔ وہ انسان کی مرضی میں نئی صفات داخل کرتا ہے، جو پہلے مردہ تھی، اُسے زندہ کرتا ہے، جو پہلے بُری، نافرمان اور ضدی تھی، اُسے نیک، فرمانبردار اور نرم کر دیتا ہے۔ وہ اُس کو قوت بخشتا اور مضبوط کرتا ہے تاکہ وہ ایک اچھے درخت کی مانند نیک اعمال کے پھل لائے۔

مضمون 12

تجدید (نئی پیدائش) ایک غیر معمولی عمل

یہی وہ نیا جنم ہے جس کا ذکر پاک کلام میں بار بار کیا گیا ہے جیسے ''نئی مخلوق''، ''مُردوں میں سے جی اُٹھنا'' اور ''زندہ کیا جانا'' سے مخاطب کیا جاتا ہے، جو خدا ہماری مدد کے بغیر خود ہمارے اندر پیدا کرتا ہے۔ یہ محض انجیل کی ظاہری منادی یا اخلاقی نصیحت سے نہیں ہوتا، اور نہ ہی ایسے طور پر کہ گویا خدا نے اپنا حصہ ادا کر دیا ہے اور پھر باقی کام انسان کے اختیار پر چھوڑ دیا کہ اگر وہ چاہے تو نیا جنم لے، یا چاہے تو ویسا ہی رہے۔ بلکہ یہ ایک غیر معمولی کام ہے، جو نہایت طاقتور، مگر ساتھ ہی خوشگوار، حیران کن، پوشیدہ اور ناقابلِ بیان ہے، جو اپنی تاثیر میں تخلیق اور مُردوں کے جی اُٹھنے کے برابر ہے، جیسا کہ پاک

کلام میں درج ہے جو اِسی کام کے مصنف خدا کا الہام ہے۔ پس، جن کے دل میں خدا اِس عجیب طریقے سے عمل کرتا ہے، وہ یقیناً اور ناقابلِ خطا طور پر نئے سرے سے پیدا کیے جاتے ہیں اور حقیقتاً ایمان لاتے ہیں۔
یوں جب انسان کی مرضی کو خدا اس طرح نیا بناتا ہے، تو وہ صرف خدا کے اثر سے حرکت میں نہیں آتی بلکہ اسی اثر کے نتیجے میں خود بھی عمل کرنے لگتی ہے۔ اسی لیے انسان کو صحیح طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ ایمان لاتا ہے اور توبہ کرتا ہے، کیونکہ یہ سب خدا کے دیے ہوئے فضل کے سبب ہوتا ہے۔

مضمون 13

تجدید کا ناقابلِ فہم طریقہ

ایمانداروں کے لیے تجدید یعنی نئی پیدائش اور تبدیلی کے طریقے کو اس زندگی میں پوری طرح سمجھ پانا ممکن نہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس بات سے مطمئن رہتے ہیں کہ خدا کے فضل کے ذریعے وہ دل سے ایمان لانے اور اپنے نجات دہندہ سے محبت کرنے کے قابل بنا دیے گئے ہیں۔

مضمون 14

خدا کا انسان کو ایمان عطا کرنے کا طریقہ

پس، ایمان کو خدا کی طرف سے ایک تحفہ سمجھا جانا چاہیے، اس لیے نہیں کہ خدا اسے انسان کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ انسان اپنی آزاد مرضی سے چاہے تو اسے قبول کرے یا چاہے تو رد کر دے، اور نہ اس لیے کہ خدا محض ایمان لانے کے قابل بناتا ہے اور پھر انسان سے توقع کرتا ہے کہ انسان اپنی آزاد مرضی سے نجات کی تمام شرطوں پر راضی ہو کر خود ایمان لے آئے۔ بلکہ اس لیے کہ خدا خود انسان کے اندر ایمان پیدا کرتا ہے، اُس پر اپنا روح پھونکتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جو

انسان کے اندر ارادہ اور عمل، دونوں پیدا کرتا ہے، پس ایمان لانے کی چاہت اور ایمان کا عمل، دونوں خدا ہی کی کاریگری ہیں۔

مضمون 15

خدا کے فضل کا جواب

خدا کسی کو یہ فضل عطا کرنے کا پابند نہیں ہے۔ کیونکہ وہ انسان کا مقروض کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ انسان کے پاس پہلے سے کوئی ایسی چیز تھی ہی نہیں جس کی بنا پر وہ بدلہ مانگ سکے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے پاس اپنی طرف سے کچھ نہیں، سوائے گناہ اور جھوٹ کے۔ اس لیے جس پر خدا یہ فضل کرتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے خدا کا شکر گزار اور ممنون رہتا ہے۔ لیکن جو اس فضل میں شریک نہیں ہوتا، وہ یا تو روحانی برکتوں کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی حالت پر مطمئن رہتا ہے، یا خطرے کو سمجھتا ہی نہیں اور اُس چیز کا گھمنڈ کرتا ہے جو حقیقت میں اُس کے پاس ہوتی ہی نہیں۔ جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جو ظاہری طور پر ایمان کا اقرار کرتے ہیں اور نیک زندگی گزارتے ہیں، ہمیں رسولوں کی پیروی میں اُن کے بارے میں بہتر رائے رکھنی چاہیے، کیونکہ ہم دلوں کے راز نہیں جانتے۔ اور اُن کے بارے میں جو ابھی تک نہیں بلائے گئے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کے لیے دعا کریں اُس خدا سے ''جو مُردوں کو زِندہ کرتا ہے اور جو چِیزیں نہیں ہیں اُن کو اِس طرح بُلا لیتا ہے کہ گویا وہ ہیں'' (رومیوں 17:4)۔ لیکن ہمیں ہرگز اُن کے ساتھ تکبر سے پیش نہیں آنا چاہیے، جیسے کہ ہم نے خود اپنے زور سے اپنے آپ کو مختلف بنایا ہو۔

مضمون 16

تجدید کا اثر

لیکن انسان نے گناہ میں گرنے کے باوجود سمجھ اور ارادہ (یعنی عقل و مرضی) رکھنے والی مخلوق ہونے کی حیثیت نہیں کھوئی، اور نہ ہی اس گناہ نے، جو پوری انسانیت میں پھیل گیا، انسانی فطرت کو ختم کیا بلکہ اسے بگاڑ اور روحانی موت میں ڈال دیا۔

پھر بھی تجدید یعنی نئی پیدائش کا فضل انسان کے ساتھ یوں برتاؤ نہیں کرتا جیسے وہ بے جان لکڑی یا پتھر ہو۔ یہ انسان کی مرضی کو ختم نہیں کرتا، نہ اُسے زبردستی مٹاتا ہے، بلکہ روحانی طور پر اُسے زندہ کرتا ہے، شفا دیتا ہے، درست کرتا ہے، محبت اور قدرت کے ساتھ یوں کام کرتا ہے کہ جہاں پہلے جسمانی بغاوت اور ضد غالب تھی، اب وہاں ایک تیار، سچی اور روحانی فرمانبرداری حکمرانی کرنے لگتی ہے۔ اور یہی ہماری مرضی کی اصل بحالی اور حقیقی آزادی ہے۔ اس لیے اگر ہر نیک کام کا حیرت انگیز خالق (خدا) ہم میں اپنے فضل سے کام نہ کرے، تو انسان اپنی آزاد مرضی کے سہارے کبھی بھی اپنے زوال سے نہیں نکل سکتا، کیونکہ اسی آزاد مرضی کے غلط استعمال سے وہ اپنی بے گناہی کی حالت میں تباہی میں گرا تھا۔

مضمون 17

تجدید میں خدا کا مختلف وسائل کے ذریعے کام کرنا

جس طرح خدا کی وہ قادرانہ قدرت، جس سے وہ ہماری جسمانی زندگی کو قائم اور برقرار رکھتا ہے، اس بات کو رد نہیں کرتی کہ ہم اُن وسائل کو استعمال کریں جن کے ذریعے خدا اپنی رحمت اور بھلائی سے اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے، اسی طرح خدا کی وہ مافوق الفطرت قدرت بھی جس سے وہ ہمیں نئی زندگی بخشتا ہے، انجیل کے استعمال کو رد یا منسوخ نہیں کرتی۔ اسی حکیم خدا نے انجیل کو تجدید کا بیج اور روح کی خوراک مقرر کیا ہے۔

لہٰذا، جیسے رسولوں اور اُن کے بعد آنے والے خدا کے وفادار اساتذہ نے اس فضل کے بارے میں لوگوں کو خدا کے جلال کے لیے، اور انسانی غرور کو دبانے کے لیے نیک دلی سے تعلیم دی، ویسے ہی وہ لوگوں کو انجیل کے مقدس احکام کے ذریعے کلام، رسومات (ساکرامنٹس) اور کلیسائی نظم و ضبط میں مشغول رہنے کی ترغیب دینے سے غافل بھی نہ ہوئے۔ اسی طرح آج بھی نہ اُستادوں کو اور نہ سیکھنے والوں کو یہ جرأت کرنی چاہیے کہ وہ خدا کی کلیسیا میں خدا کو آزمانے کے لیے اُن چیزوں کو ایک دوسرے سے الگ کرے جنہیں اُس نے اپنی نیک مرضی سے ایک ساتھ جوڑا ہے۔ کیونکہ نصیحتوں کے ذریعے ہی فضل

دیا جاتا ہے۔ اور جتنی وفاداری سے ہم اپنا فرض ادا کرتے ہیں، عام طور پر خدا کی یہ برکت ہمارے اندر اتنی ہی نمایاں نظر آتی ہے، اور خدا کا کام ہم میں آگے بڑھتا ہے۔

پس، اسی خدا کو جو تمام ذرائع اور اُن کے نجات بخش نتائج کا واحد سرچشمہ ہے، ہمیشہ کے لیے سارا جلال حاصل ہوتا رہے۔ آمین۔

انسان کے بگاڑ اور توبہ پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب انسان کے بگاڑ اور توبہ (تبدیلیِ دل) کے بارے میں صحیح تعلیم واضح طور پربیان کر دی گئی ہے، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلط تعلیمات کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات کہنا درست نہیں کہ آدم کے گناہ کی بدولت ملنے والا صرف موروثی (پیدائشی) گناہ ہی پوری انسانیت کو سزا کے لائق ٹھہرانے کے لیے کافی ہے، یا اسی کی وجہ سے لوگ دنیاوی اور ابدی سزا کے حقدار ٹھہرتے ہیں''۔

کیونکہ اس تعلیم کے مخالف وہ ہیں جو رسول کے کلام کو جھٹلاتے ہیں، جس نے فرمایا کہ ''جِس طرح ایک آدمی کے سبب سے گُناہ دُنیا میں آیا اور گُناہ کے سبب سے مَوت آئی اور یُوں مَوت سب آدمِیوں میں پَھیل گئی اِس لِئے کہ سب نے گُناہ کِیا''(رومیوں 12:5)۔ اور ''ایک ہی کے سبب سے وہ فَیصلہ ہُؤا جِس کا نَتِیجہ سزا کا حُکم تھا''(رومیوں 16:5)۔اور ''گُناہ کی مزدُوری مَوت ہے''(رومیوں 23:6)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ جب انسان کو پہلی بار بنایا گیا تھا تو روحانی نعمتیں، نیک صفات اور خوبیاں، جیسے نیکی، پاکیزگی اور راست بازی، انسان کی مرضی (ارادہ) کا حصہ اُس وقت تھیں ہی نہیں جب وہ ابتدا میں پیدا کیا گیا، اس لیے گناہ میں گرنے کے بعد یہ نعمتیں اُس سے جدا بھی نہیں ہو سکتیں''۔

کیونکہ یہ تعلیم اُس وضاحت کے خلاف ہے جو رسول نے خدا کی صورت کے بارے میں افسیوں 24:4 میں دی ہے، جہاں وہ کہتا ہے کہ خدا کی صورت راستبازی اور پاکیزگی پر مشتمل ہے ۔ جو بلا شبہ انسان کی مرضی (ارادہ) کا حصہ ہیں۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ روحانی موت میں انسان کی مرضی میں سے روحانی نعمتیں الگ نہیں ہوتیں، کیونکہ انسان کی مرضی اپنی ذات میں کبھی بگڑی ہی نہیں۔ بس مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی سمجھ پر اندھیرا چھایا ہوا ہے اور اس کے جذبات بگڑے ہوئے ہیں، جس کی وجہ سے انسان کی مرضی ٹھیک طرح کام نہیں کرتی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب یہ رکاوٹیں ہٹ جائیں، تو انسان کی مرضی اپنی اصل طاقت کے ساتھ دوبارہ کام کر سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ انسان اپنی مرضی سے نیکی کو چاہنے یا نہ چاہنے، قبول کرنے یا رد کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب وہ اس کے سامنے پیش کی جائے''۔

یہ نظریہ ایک نئی ایجاد اور غلط عقیدہ ہے، جو انسان کی آزاد مرضی کی طاقت کو ناحق طور پر نبی کے کلام کے خلاف بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے۔ جس نے یہ کہا کہ ''دِل سب چیزوں سے زِیادہ حیلہ باز اور لاعِلاج ہے''(یرمیاہ 9:17)۔ اور رسول کے کلام کے بھی خلاف ہے، جس نے فرمایا کہ ''ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جِسم کی خواہِشوں میں زِندگی گُذارتے اور جِسم اور عقل کے اِرادے پُورے کرتے تھے اور دُوسروں کی مانِند طبعی طَور پر غضب کے فرزند تھے''(افسیوں 3:2)۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوئے، وہ حقیقت میں گناہ کے اعتبار سے بالکل مردہ نہیں ہوتے، اور نہ ہی وہ مکمل طور پر روحانی نیکی کرنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ اس حالت میں بھی راست بازی اور زندگی کے بھوکے اور پیاسے ہو سکتے ہیں، اور پشیمان اور شِکستہ رُوح کی قربانی پیش کر سکتے ہیں، جو خدا کو پسند ہے''۔

یہ سب باتیں کلامِ مقدس کی واضح گواہیوں کے خلاف ہیں، جو فرماتا ہے کہ ''تم اپنے قصُوروں اور گُناہوں کے سبب سے مُردہ تھے''۔ اور ''جب ہم گناہوں کے سبب سے مُردہ ہی تھے'' (افسیوں 1:2، 5)۔ اور یہ بھی کہ ''انسان کے دِل کے تصوُّر اور خیال سدا بُرے ہی ہوتے ہیں''(پیدائش 5:6)، اور ''اِنسان کے دِل کا خیال لڑکپن سے بُرا ہے'' (پیدائش 21:8)۔ مزید یہ کہ مصیبت (بد حالی) سے نجات پانا، یا زندگی کے لیے بھوکا اور پیاسا ہونا، اور خدا کے حضور شِکستہ رُوح کی قربانی پیش کرنا، یہ

سب خصوصیات صرف اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور جنہیں مبارک کہا گیا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ ''اَے خُدا ! میرے اندر پاک دِل پیدا کر اور میرے باطِن میں ازسرِنو مُستقیم رُوح ڈال'' (زبور 10:51)، ''تب تُو صداقت کی قُربانیوں اور سوختنی قُربانی اور پُوری سوختنی قُربانی سے خُوش ہو گا''(زبور 19:51)، ''مُبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بُھوکے اور پِیاسے ہیں کیونکہ وہ آسُودہ ہوں گے'' (متی 6:5)۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ گناہ آلودہ اور فطری انسان، خدا کی عالمگیر نعمت (جس سے وہ فطرت کی روشنی سمجھ پاتے ہیں) یا وہ صلاحیتیں جو گناہ میں گرنے کے بعد بھی انسان کے پاس باقی رہ گئیں، اُن کا اچھا استعمال کر کے آہستہ آہستہ بڑی نعمت حاصل کر سکتا ہے، یعنی (انجیل کی) خوشخبری کی نعمت جس سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خدا ہر انسان پر اپنی طرف سے مسیح کی پہچان ظاہر کرتا ہے، کیونکہ وہ سب کو توبہ کے لیے درکار ذرائع کافی اور مؤثر طور پر فراہم کرتا ہے''۔

لیکن تمام زمانوں کے تجربے اور کلامِ مقدس دونوں یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات سچ نہیں ہے۔ ''وہ اپنا کلام یعقُوب پر ظاہِر کرتا ہے اور اپنے آئین و احکام اِسرائیل پر۔ اُس نے کِسی اَور قَوم سے اَیسا سلُوک نہیں کِیا اور اُس کے احکام کو اُنہوں نے نہیں جانا''(زبور 147:19–20)۔ ''اُس نے اگلے زمانہ میں سب قَوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دِیا''(اعمال 16:14)۔ ''اور وہ (پولس اور اُس کے ساتھی) فرُوگیہ اور گلِتیہ کے علاقہ میں سے گُزرے کیونکہ رُوح القُدس نے اُنہیں آسیہ میں کلام سُنانے سے منع کیا۔ اور اُنہوں نے مُوسیہ کے قرِیب پہُنچ کر بتُونیہ میں جانے کی کوشِش کی مگر یِسُوعؔ کے رُوح نے اُنہیں جانے نہ دِیا'' (اعمال 6:16–7)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی حقیقی تبدیلی میں خدا انسان کی مرضی میں کوئی نئی خوبی، طاقت یا بخشِش (تحفہ) نہیں ڈالتا۔ اس لیے ایمان، جس کے ذریعے ہم تبدیل ہوئے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمیں ایماندار کہا جاتا ہے، خدا کی طرف سے دی گئی کوئی

خاص خوبی یا بخشش نہیں ہے بلکہ یہ انسان کا اپنا عمل ہے۔ اس لیے اسے خدا کی طرف سے ملی ہوئی بخشش صرف اسی معنی میں کہا جا سکتا ہے کہ خدا نے انسان کو اتنی طاقت دی ہے کہ وہ خود اپنی مرضی سے ایمان لا سکے''۔

اس عقیدے سے وہ لوگ کلامِ مقدس کی مخالفت کرتے ہیں، جو بیان کرتا ہے کہ خدا ہمارے دلوں میں ایمان، فرمانبرداری اور اپنی محبت کے شعور کی نئی خصوصیات ڈالتا ہے۔ ''خُداوند فرماتا ہے مَیں اپنی شرِیعت اُن کے باطِن میں رکھُّوں گا اور اُن کے دِل پر اُسے لِکھُوں گا'' (یرمیاہ 33:31)۔ ''مَیں پیاسی زمِین پر پانی اُنڈیلُوں گا اور خُشک زمِین میں ندیاں جاری کرُوں گا۔ مَیں اپنا رُوح تیری نسل پر اور اپنی برکت تیری اَولاد پر نازِل کرُوں گا''(یسعیاہ 3:44)۔ ''رُوحُ القُدس جو ہم کو بخشا گیا ہے اُس کے وسِیلہ سے خُدا کی مُحبّت ہمارے دِلوں میں ڈالی گئی ہے''(رومیوں5:5)۔یہ کلیسیا کی روایتی تعلیمات کے بھی خلاف ہے، جو نبی کے ذریعے دعا کرتی ہے کہ ''تُو مُجھے پھیر تو مَیں پِھرُوں گا'' (یرمیاہ 18:31)۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ وہ فضل جس سے ہم خدا کی طرف پھرتے ہیں، صرف ایک نرمی سے کی گئی نصیحت ہے۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کی تبدیلی کا سب سے اعلیٰ طریقہ یہی ہے کہ اسے بس سمجھایا جائے، کیونکہ یہی طریقہ انسان کی فطرت کے مطابق ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صرف یہ نصیحت کرنے والا فضل ہی کافی ہے کہ ایک جسمانی انسان روحانی انسان میں بدل جائے۔ بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ خدا انسان کی مرضی کو راضی بھی اسی نصیحت کے ذریعے کرتا ہے۔ اور خدا کے کام اور شیطان کے کام میں فرق صرف یہ ہے کہ خدا ابدی برکتوں کا وعدہ کرتا ہے، جبکہ شیطان صرف وقتی فائدوں کا وعدہ کرتا ہے''۔

لیکن یہ پوری طرح پیلاجیَن (Pelagian) کی تعلیم ہے جو مکمل طور پر بائبل مقدس کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جو اس تعلیم کے برعکس یہ سکھاتی ہے کہ انسان کی تبدیلی (توبہ) میں روح القدس کہیں زیادہ طاقتور اور الٰہی طریقے سے کام کرتا ہے، جیسا

کہ حزقی ایل میں لکھا ہے کہ ''مَیں تُم کو نیا دِل بخشُوں گا اور نئی رُوح تمہارے باطِن میں ڈالُوں گا اور تُمہارے جِسم میں سے سنگین دِل کو نِکال ڈالُوں گا اور گوشتین دِل تُم کو عِنایت کرُوں گا'' (حزقی ایل 26:36)۔

رد نمبر 8

''یہ کہا جاتا ہے کہ جب خدا انسان میں تجدید (نئی پیدائش) کا کام کرتا ہے، تو وہ اپنی قدرت کو اس طرح استعمال نہیں کرتا کہ انسان کی مرضی لازماً ایمان اور توبہ کی طرف مائل ہو جائے۔ بلکہ ان (آرمینینز) کے مطابق، اگرچہ خدا انسان کو بدلنے کے لیے اپنا سارا فضل بھی استعمال کر لے، پھر بھی انسان خدا اور روح القدس کی قدرت کے خلاف مزاحمت کر سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نئی پیدائش کے عمل کو پوری طرح روک دے۔ لہٰذا ان (آرمینینز) کے مطابق، نئی پیدائش پانا یا نہ پانا آخرکار انسان ہی کے اختیار میں ہے''۔

یہ تعلیم دراصل ہماری نئی پیدائش میں خدا کے فضل کی پوری تاثیر کا انکار کرتی ہے، اور قادر مطلق خدا کے کام کو انسان کی مرضی کے تابع کرتی ہے، جو رسولوں کی تعلیمات کے بالکل خلاف ہے، جو یہ سکھاتے ہیں کہ ''ہم اِیمان لانے والوں کے لِئے اُس کی بڑی قُدرت کیا ہی بے حد ہے۔ اُس کی بڑی قُوّت کی تاثِیر کے مُوافِق۔'' (افسیوں 19:1)۔ اور ''ہمارا خُدا۔۔۔ تُمہیں اِس بُلاوے کے لائِق جانے اور نیکی کی ہر ایک خواہِش اور اِیمان کے ہر ایک کام کو قُدرت سے پُورا کرے'' (2 تھِسّلُنیکیوں 11:1)۔ اور ''اُس کی اِلٰہی قُدرت نے وہ سب چِیزیں جو زِندگی اور دِین داری سے مُتعلّق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسِیلہ سے عِنایت کِیں جِس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذرِیعہ سے بُلایا'' (2 پطرس 3:1)۔

رد نمبر 9

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا کا فضل اور انسان کی آزاد مرضی مل کر انسان کی تبدیلی (توبہ) کا آغاز کرتے ہیں، اور فضل اپنے کام میں انسان کی مرضی سے پہلے نہیں آتا، یعنی خدا مؤثر طور پر انسان کی توبہ میں اُسکی آزاد مرضی کی مدد تب تک نہیں کرتا جب تک انسان خود اپنی آزاد مرضی سے توبہ کی طرف مائل نہ ہو اور فیصلہ نہ کرے کہ وہ واقعی تبدیل ہونا چاہتا ہے''۔

قدیم کلیسیا نے بہت پہلے ہی اس پیلاجیَن (Pelagian) تعلیمات کو رد کر دیا تھا، جیسا کہ رسول کے کلام میں سیکھایا گیا ہے کہ ''یہ نہ اِرادہ کرنے والے پر مُنحصِر ہے نہ دَوڑ دُھوپ کرنے والے پر بلکہ رحم کرنے والے خُدا پر'' (رومیوں 16:9)۔ اسی طرح ''تُجھ میں اور دُوسرے میں کَون فرق کرتا ہے؟ اور تیرے پاس کَون سی اَیسی چِیز ہے جو تُو نے دُوسرے سے نہیں پائی؟'' (1 کرنتھیوں 7:4)۔ اور ''کیونکہ جو تُم میں نِیّت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو انجام دینے کے لِئے پَیدا کرتا ہے وہ خُدا ہے'' (فلپیوں 13:2)۔

بابِ نمبر 5

مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں

مضمون 1

نیا جنم پانے والے گناہ سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے

جن لوگوں کو خدا اپنے اِرادہ کے مُوافِق اپنے بیٹے، ہمارے خداوند یسوع مسیح کی رفاقت میں بلاتا ہے، اُنہیں روح القدس کے ذریعے نئی پیدائش عطا کرتا ہے، اُنہیں وہ اس زندگی میں گناہ کی طاقت اور غلامی سے بھی آزاد کرتا ہے۔ لیکن جب تک وہ اس دنیا میں ہیں، وہ گناہ کی باقی کمزوریوں اور جسمانی کمزوریوں سے پوری طرح آزاد نہیں ہوتے۔

مضمون 2

ایماندار کا اپنی کمزوری اور گناہ پر ردِّ عمل

ہماری گناہ آلودہ انسانی فطرت سے روزانہ چھوٹے چھوٹے گناہ اور کمزوریاں جنم لیتی ہیں، اور اسی وجہ سے مقدسین کے بہترین اعمال پر بھی کچھ داغ باقی رہ جاتے ہیں۔ جو اُنہیں خدا کے حضور عاجزی اختیار کرنے اور صلیب پر مصلوب کیے گئے مسیح کی پناہ میں بھاگنے کی مستقل ضرورت یاد دلاتے ہیں۔ وہ دعا اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنی جسمانی خواہشات پر قابو پاتے ہیں اور کمال کی طرف بڑھتے رہتے ہیں، تاکہ آخرکار اس فانی جسم سے آزاد ہو کر خدا کے برّے کے ساتھ آسمان کی بادشاہی میں راج کریں۔

مضمون 3

خدا، ایمان لانے والوں کو ثابت قدم رکھتا ہے

انسان میں ان باقی گناہوں کی موجودگی، دنیا اور گناہ کی آزمائشوں کی وجہ سے، وہ تمام جنہیں نجات ملی ہے اگر اپنی طاقت پر چھوڑ دیے جائیں تو فضل کی حالت میں کبھی ثابت قدم نہیں رہ سکتے۔ لیکن خدا وفادار ہے، جس نے فضل عطا کیا، وہ رحم اور قدرت کے ساتھ اُن کو آخر تک ایمان میں ثابت قدم بھی رکھتا ہے۔

مضمون 4

سچے ایمانداروں کا سنگین گناہوں میں گرنے کا خطرہ

اگرچہ جسمانی کمزوری خدا کی قدرت کے خلاف غالب نہیں آسکتی، اور خدا حقیقی ایمانداروں کو اپنے فضل میں قائم اور محفوظ رکھتا ہے، پھر بھی ایماندار ہمیشہ اس طرح روح القدس کے زیرِ اثر نہیں رہتے کہ کسی موقع پر گناہ نہ کریں یا خدا کے فضل کی رہنمائی سے نہ بھٹکیں۔ وہ بعض اوقات جسمانی خواہشات کے بہکاوے اور لالچ میں آکر گناہ کر لیتے ہیں۔ اس لیے اُنہیں ہمیشہ چوکنا رہنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے تاکہ آزمائش میں نہ پڑے۔ اگر یہ احتیاط نہ کی جائے، تو نہ صرف شیطان، دنیا اور جسم کی وجہ سے وہ بڑے اور خطرناک گناہوں میں مبتلا ہو سکتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی خدا کی رضامندی سے وہ حقیقتاً ان برائیوں میں گر بھی جاتے ہیں۔ کتابِ مقدس میں داؤد، پطرس اور دیگر مقدسین کے ان گناہوں میں گرنے کے افسوسناک واقعات اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔

مضمون 5

سنگین گناہوں کے نتائج

ایسے سنگین گناہوں کے ذریعے وہ خدا کو سخت ناراض کرتے ہیں، مہلک شرمندگی کا سامنا کرتے ہیں، روح القدس کو غمگین کرتے ہیں، اپنے ایمان کی دوڑ میں رکاوٹ ڈالتے ہیں، اپنے ضمیر کو شدید زخمی کرتے ہیں، اور بعض اوقات کچھ وقت کے لیے خدا کی مہربانی کا احساس بھی کھو بیٹھتے ہیں۔ لیکن جب وہ حقیقی توبہ کے ساتھ پھر صحیح راستے پر لوٹ آتے ہیں، تو خدا کا مہربان پدرانہ چہرہ دوبارہ اُن پر روشن ہو جاتا ہے۔

مضمون 6

خدا کی نجات بخش مداخلت

لیکن خدا، جو شفقت میں غنی ہے، اپنے لاتبدیل اِرادہ کے مطابق، اپنے لوگوں سے روح القدس کو پوری طرح نہیں لے لیتا، یہاں تک کہ اُن کے سنگین گناہوں میں گرنے کے دوران بھی، وہ اُنہیں اس حد تک نہیں جانے دیتا کہ وہ لے پالک ہونے کے فضل کو کھو دیں، یا راستبازی کی حالت سے محروم ہو جائیں، یا ایسا گناہ کر بیٹھیں جو ہمیشہ کی موت کا سبب بنے۔ خدا اُنہیں کبھی پوری طرح نہیں چھوڑتا اور نہ ہی اُنہیں ہمیشہ کی تباہی میں گرنے دیتا ہے۔

مضمون 7

توبہ کی طرف نئی زندگی

سب سے پہلے، مقدسین کے گناہوں میں گِرنے کے باوجود، خدا اُن میں نئی پیدائش کا ناقابلِ خراب بیج محفوظ رکھتا ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔ پھر اپنے کلام اور روح کے ذریعے، یقینی اور مؤثر طور پر، اُنہیں توبہ کی طرف لوٹاتا ہے، تاکہ وہ اپنے گناہوں پر سچا اور خدا ترس پچھتاوا محسوس کریں، اور مسیح، جو ہمارا درمیانی ہے اُس کے خون میں معافی تلاش کریں اور پائیں، اور خدا کے ساتھ ملاپ کا تجربہ دوبارہ کریں، ایمان کے ذریعے اُس کی رحمتوں کے لیے اُسکی عبادت اور شکرگزاری کریں، اور آئندہ بھرپور محنت کے ساتھ ڈرتے اور کانپتے ہُوئے اپنی نجات کا کام کریں۔

مضمون 8

ثابت قدمی پر یقین

اس لیے یہ اُن کی اپنی قابلیت، طاقت یا نیکی کی وجہ سے نہیں ہیں کہ وہ ایمان اور فضل سے مکمل طور پر نہیں گرتے، یا اپنی گمراہی میں ہمیشہ کے لیے تباہ نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ سب خدا کی آزاد اور بے لوث رحمت ہے کہ وہ فضل اور ایمان میں قائم رہتے ہیں۔ کیونکہ اس کا انحصار اگر اُن کی اپنی ذات پر ہوتا، تو یہ نہ صرف ممکن تھا بلکہ لازماً وہ گناہ میں گر کر تباہ ہو جاتے۔ مگر چونکہ اس کا انحصار خود خدا پر ہے، اس لیے اُن کا تباہ ہونا ناممکن ہے۔ کیونکہ نہ خدا کا ارادہ بدل سکتا ہے، نہ اُس کا وعدہ ٹوٹ سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے کی گئی بُلاہٹ واپس لی جا سکتی ہے، نہ مسیح کی شفاعت اور حفاظت بے اثر ہو سکتی ہے، اور نہ ہی روح القدس کی مہر ٹوٹ یا مٹ سکتی ہے۔

مضمون 9

ثابت قدمی کی یقین دہانی

چنے ہوئے لوگوں کو نجات اور ایمان میں ثابت قدمی کے بارے میں یہ ہے کہ سچے ایماندار اپنے ایمان کے معیار کے مطابق یقین حاصل کر لیتے ہیں۔ اس یقین کے ساتھ وہ یہ جان لیتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کلیسیا کے سچے اور زندہ رکن رہیں گے، اپنے گناہوں کی معافی کا تجربہ کریں گے، اور آخرکار ہمیشہ کی زندگی کے وارث بنیں گے۔

مضمون 10

اس یقین دہانی کی بنیاد

یہ یقین کسی ایسے خاص نئے مکاشفہ سے پیدا نہیں ہوتا، جو خدا کے کلام کے خلاف ہو یا اُس سے ہٹ کر ہو۔ بلکہ یہ خدا کے وعدوں پر ایمان سے پیدا ہوتا ہے جو اُس نے ہماری دلی تسلی کے لیے اپنے کلام میں بڑی فراوانی سے ظاہر کیے ہیں۔ جن کا

ثبوت ہمیں روح القدس کی گواہی سے ملتا ہے، جو ہماری روح کے ساتھ مل کرگواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند اور اُس کے وارث ہیں (رومیوں 16:8)۔ اور آخر میں، یہ اچھا ضمیر قائم رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی سنجیدہ اور مقدس خواہش سے مضبوط ہوتا ہے۔ اگر خدا کے چنے ہوئے لوگوں کے پاس یہ مضبوط تسلی اور یقینی ضمانت نہ ہوتی کہ وہ آخرکار فتح پائیں گے اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے، تو وہ دنیا کے سب لوگوں میں سب سے زیادہ بےچارے اور بدحال ہوتے۔

مضمون 11

اس یقین دہانی کے بارے میں شک و شبہات

کتابِ مقدس یہ بھی گواہی دیتی ہے کہ اس زندگی میں ایماندار مختلف جسمانی کمزوریوں اور شک و شبہات سے لڑتے رہتے ہیں، اور سخت آزمائشوں میں وہ ہمیشہ ایمان کے مکمل یقین اور آخر تک ثابت قدم رہنے کی تسلی محسوس نہیں کرتے۔ لیکن خدا، جو تمام تسلی کا باپ ہے، اُنہیں اُن کی طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہیں پڑنے دیتا، بلکہ آزمائش کے ساتھ نِکلنے کی راہ بھی پیدا کرتا ہے تاکہ وہ اسے برداشت کر سکیں (1 کرنتھیوں 13:10)۔ اور خدا روح القدس کے ذریعے اُن کے دلوں میں دوبارہ یہ تسلی اور یقین پیدا کرتا ہے کہ وہ آخر تک قائم رہیں گے۔

مضمون 12

اس یقین دہانی کو پرہیزگاری کی ترغیب کے طور پر دیکھنا

یہ یقین کہ ایماندار آخر تک ثابت قدم رہیں گے، نہ تو اُن میں غرور پیدا کرتا ہے اور نہ ہی روحانی لاپرواہی یا بے فکری کی وجہ بنتا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس، یہ حقیقی عاجزی، فرزندی احترام، سچی پرہیزگاری، ہر مصیبت میں صبر، پرجوش دعائیں، تکلیفوں میں ثابت قدمی، سچائی کا اقرار، اور خدا میں گہری خوشی پیدا کرتا ہے۔ اس لیے اس فضل کے بارے میں سوچنا ہمیں ہمیشہ شکر گزار رہنے اور نیک اعمال کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جیسا کہ کتابِ مقدس کی گواہیوں اور مقدسین کی مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے۔

مضمون 13

یہ یقین لاپرواہی کی وجہ نہیں بنتا

جو لوگ گناہوں میں گرنے کے بعد واپس آتے ہیں اُن میں استقامت (ثابت قدمی) کا دوبارہ یقین بے راہ روی یا لاپرواہی پیدا نہیں کرتا ہے، بلکہ اس کے برعکس، یہ اُنہیں اور زیادہ محتاط اور چوکنا کرتا ہے تاکہ وہ خدا کے مقرر کردہ راستوں پر چلیں اور اپنی ثابت قدمی کا یقین قائم رکھ سکیں۔ ورنہ اگر وہ خدا کی پدرانہ مہربانی کا غلط استعمال کریں، تو خدا اپنا فضل و رحمت کا چہرہ اُن سے پھیر سکتا ہے، جسے دیکھنا ایمانداروں کے لیے زندگی سے بھی عزیز ہے، اور جس کا نہ ہونا موت سے بھی زیادہ کڑوا ہے، اور جس کے نتیجے میں وہ اپنے ضمیر کے شدید عذاب میں بتلا ہو سکتے ہیں۔

مضمون 14

استقامت میں خدا کے وسائل کا استعمال

اور جس طرح خدا نے اپنی مرضی سے انجیل کی تبلیغ کے ذریعے یہ فضل کا کام ہمارے اندر شروع کیا، اسی طرح وہ اسے اپنے کلام کے سننے اور پڑھنے، اس پر غور و فکر کرنے، اس کی نصیحتوں، دھمکیوں، وعدوں اور مقدس رسومات (ساکرامنٹس) کے استعمال کے ذریعے ہمارے دلوں میں قائم رکھتا، بڑھاتا اور مکمل کرتا ہے۔

مضمون 15

استقامت کی تعلیم پر مختلف ردِّ عمل

جسمانی اور دنیاوی سوچ رکھنے والا انسان مقدسین کی ثابت قدمی اور اس کے یقین کی اس تعلیم کو نہیں سمجھ سکتا، جسے خدا نے اپنے کلام میں بڑی فراوانی سے ظاہر کیا ہے تاکہ اُس کے نام کو جلال ملے اور ایماندار روحوں کو تسلی حاصل ہو، اور اسی کی مہر اُس نے ایمانداروں کے دلوں پر ثبت کی ہے۔ شیطان اس سے نفرت کرتا ہے، دنیا اس کا مذاق اُڑاتی ہے، جاہل اور

منافق اس کا غلط استعمال کرتے ہیں، اور بدعتی لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن مسیح کی دلہن، یعنی کلیسیا نے ہمیشہ اسے بہت محبت سے تھاما ہے اور اس کا مسلسل دفاع کیا ہے، کیونکہ یہ ایک انمول خزانہ ہے۔ اور خدا، جس کے خلاف نہ کوئی منصوبہ اور نہ ہی کوئی طاقت کامیاب ہو سکتی ہے، اسے آخر تک اسی راہ پر قائم رہنے کی توفیق بخشے گا۔

اب ہمیشہ کے لیے تمام عزت و جلال ایک ہی خدا کو ہو، یعنی باپ، بیٹے اور روح القدس کو۔ آمین۔

مقدسین کی استقامت پر دی گئی غلط تعلیمات کے جوابات

جب مقدسین کی استقامت (ثابت قدمی) کے بارے میں صحیح تعلیم واضح طور پر بیان کر دی گئی ہے، تو سِنڈ (کلیسیا کی مجلس) اُن لوگوں کی غلط تعلیمات کو رد کرتی ہے جو مندرجہ ذیل تعلیم سکھاتے ہیں:

رد نمبر 1

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایمانداروں کی ثابت قدمی نہ تو خدا کے چناؤ کا نتیجہ ہے اور نہ ہی مسیح کی موت کے ذریعے دیا گیا خدا کا تحفہ، بلکہ یہ نئے عہد کی ایک شرط ہے، جسے (جیسا کہ وہ بیان کرتے ہیں) انسان کو اپنی آزاد مرضی سے پورا کرنا ہوتا ہے، اس سے پہلے کہ وہ پوری طرح چُنا جائے اور راستباز ٹھہرایا جائے''۔

اس کے بارے میں پاک کلام یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ سب خدا کے چناؤ کا نتیجہ ہے، اور یہ نعمت چنے ہوئے لوگوں کو مسیح کی موت، اُس کے جی اُٹھنے، اور اُس کی شفاعت کے سبب دی جاتی ہے۔ جیسا لکھا ہے کہ یہ نعمت ''برگُزِیدوں کو مِلی اور باقی سخت کِئے گئے''(رومیوں 7:11)۔ اسی طرح ''جِس نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کِیا بلکہ ہم سب کی خاطِر اُسے حوالہ کر دِیا وہ اُس کے ساتھ اَور سب چِیزیں بھی ہمیں کِس طرح نہ بخشے گا؟ خُدا کے برگزِیدوں پر کون نالِش کرے گا؟ خُدا وہ ہے جو اُن کو راست باز ٹھہراتا ہے۔ کَون ہے جو مُجرِم ٹھہرائے گا؟ مسِیح یِسُوعؔ وہ ہے جو مَر گیا بلکہ مُردوں میں سے جی بھی اُٹھا اور خُدا کی دہنی طرف ہے اور ہماری شِفاعت بھی کرتا ہے۔ کَون ہم کو مسِیح کی مُحبّت سے جُدا کرے گا؟ مُصِیبت یا تنگی یا ظُلم یا کال یا ننگا پَن یا خطرہ یا تلوار؟''(رومیوں 8:32-35)۔

رد نمبر 2

''یہ کہا جاتا ہے کہ خدا ایماندار کو ثابت قدم رہنے کے لیے کافی طاقت دیتا ہے، اور اگر وہ اپنا فرض ادا کرے تو خدا اُسے سنبھالنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگرچہ خدا ایمان کو قائم رکھنے کے لیے تمام ضروری ذریعوں کو استعمال کرتا ہے، پھر بھی آخر میں یہ انسان کی اپنی مرضی پر ہی منحصر ہوتا ہے کہ وہ ثابت قدم رہے یا نہ رہے''۔

یہ نظریہ کھلے عام پیلاجیَن کی غلط تعلیمات پر مبنی ہے۔ جو بظاہر انسان کو آزاد بناتی ہے، لیکن حقیقت میں خدا کے جلال کو چھین لیتی ہے۔ یہ بائبل مقدس کی خوشخبری کی سچی تعلیم کے خلاف ہے، جو انسان کے ہر فخر کو ختم کرتی ہے اور ساری نعمتوں کے لئے جلال صرف خدا کے فضل کو ہی دیتی ہے اور یہ رسول کی تعلیم کے بھی خلاف ہے، جو واضح طور پر سیکھاتا ہے کہ سب کچھ خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ''جو تُم کو آخِر تک قائِم بھی رکھّے گا تاکہ تُم ہمارے خُداوند یِسُوعؔ مسِیح کے دِن بے اِلزام ٹھہرو'' (1 کرنتھیوں 1:8)۔

رد نمبر 3

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایماندار اور وہ لوگ جو نئی پیدائش پا چکے ہیں، نہ صرف ایمان، فضل اور نجات سے پوری طرح اور ہمیشہ کے لیے گر سکتے ہیں (یعنی اپنی نجات کھو سکتے ہیں)، بلکہ حقیقت میں وہ اکثر اپنی نجات کھو بھی جاتے ہیں اور ہمیشہ کے لیے ہلاک ہو جاتے ہیں''۔

یہ عقیدہ خدا کے فضل، راستبازی، نئی پیدائش، اور مسیح کے ذریعے ہماری شفاعت اور حفاظت کی تعلیمات کو بے اثر کرتا ہے۔ اور پولس رسول کے سکھائے گئے کلام کی مخالفت بھی کرتا ہے، جو کہتا ہے کہ ''خُدا اپنی مُحبّت کی خُوبی ہم پر یُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسِیح ہماری خاطِر مُؤا۔ پس جب ہم اُس کے خُون کے باعِث اب راست باز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضبِ اِلٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے'' (رومیوں 5:8-9)۔ اور یہ تعلم یوحنا رسول کے کلام کی بھی مخالفت کرتی ہے، جو کہتا ہے کہ ''جو کوئی خُدا سے پَیدا ہُؤا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تُخم اُس میں بنا رہتا ہے بلکہ وہ گُناہ

کر ہی نہیں سکتا کیونکہ خُدا سے پَیدا ہُوَا ہے'' (1 یوحنا 9:3)۔ اور مزید یہ خداوند یسوع مسیح کے کلام کے بھی خلاف ہے، جس نے فرمایا ہے کہ ''مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زِندگی بخشتا ہُوں اور وہ ابدتک کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چِھین نہ لے گا۔ میرا باپ جِس نے مُجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چِھین سکتا'' (یوحنا 10:28-29)۔

رد نمبر 4

''یہ کہا جاتا ہے کہ سچے ایماندار اور وہ جنہیں نئے سرے سے پیدا کیا گیا ہے، روح القدس کے خلاف گناہ کر سکتے ہیں یا ایسا گناہ کر سکتے ہیں جو موت کا باعث بنتا ہے''۔

اس تعلیم کے بارے میں یہی یوحنا رسول، جو اپنے پہلے خط کے پانچویں باب کی 16 اور 17 آیات میں، موت کے گناہ کرنے والوں کا ذکر کرنے کے بعد اور ایسوں کے لیے دعا کرنے سے منع کرنے کے بعد، فوراً آیت 18 میں یہ بھی کہتا ہے کہ ''ہم جانتے ہیں کہ جو کوئی خُدا سے پیدا ہُوَا ہے وہ گُناہ نہیں کرتا بلکہ اُس کی حِفاظت وہ کرتا ہے جو خُدا سے پیدا ہُوَا اور وہ شرِیر اُسے چُھونے نہیں پاتا'' (1 یوحنا 18:5)۔

رد نمبر 5

''یہ کہا جاتا ہے کہ اس زندگی میں، کسی خاص مکاشفہ کے بغیر، ہمیں یہ یقین حاصل نہیں ہو سکتا کہ ہم آخر تک ایمان میں قائم رہیں گے''۔

اس تعلیم کے ذریعے سچے ایمانداروں کا یقینی سکون اس زندگی میں چھین لیا جاتا ہے، اور کلیسیا میں پھر وہی شک و شبہات آ جاتے ہیں جو پاپائی (رومن کیتھولک) تعلیم میں پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ پاک کلام ہمیں یہ یقین کسی خاص یا غیر معمولی مکاشفہ سے نہیں، بلکہ خدا کے بچوں کی واضح نشانیوں اور خدا کے لاتبدیل وعدوں کو یاد کروا کر کرتا ہے۔ جس کے بارے میں پولُس رسول خاص طور پر کہتا ہے کہ ''مُجھ کو یقِین ہے کہ خُدا کی جو مُحبّت ہمارے خُداوند مسِیح یِسُوعؔ میں ہے اُس سے ہم کو نہ

مَوت جُدا کر سکے گی نہ زِندگی۔ نہ فِرشتے نہ حُکومتیں۔ نہ حال کی نہ اِستِقبال کی چِیزیں۔ نہ قُدرت نہ بُلندی نہ پستی نہ کوئی اَور مخلُوق'' (رومیوں 8:38-39)۔ اور یوحنا رسول کہتا ہے کہ '' جو اُس کے حُکموں پر عمل کرتا ہے وہ اِس میں اور یہ اُس میں قائِم رہتا ہے اور اِسی سے یعنی اُس رُوح سے جو اُس نے ہمیں دِیا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ ہم میں قائِم رہتا ہے'' (1 یوحنا 3:24)۔

رد نمبر 6

''یہ کہا جاتا ہے کہ یہ عقیدہ کہ ایماندار آخر تک قائم رہیں گے اور نجات پائیں گے، ایمانداروں میں سستی اور بے پرواہی پیدا کرتا ہے جو پرہیزگاری، نیک اخلاق، دعا اور دیگر نیک اعمال کے لیے نقصان دہ ہے۔ بلکہ اصل میں ایمانداروں کی استقامت اور نجات پر شک کرنا یا محتاط رہنا قابل تعریف اور بہتر ہے''۔

یہ تعلیمات ظاہر کرتی ہیں کہ وہ خدا کے فضل کی قدرت اور روح القدس کے کاموں کو نہیں جانتے۔ اور یہ یوحنا رسول کی تعلیم کے بھی خلاف ہے، جس نے اس تعلیم کی مخالفت میں اپنے پہلے خط میں بہت واضح الفاظ میں سکھایا ہے کہ ''عزِیزو! ہم اِس وقت خُدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہِر نہیں ہُوا کہ ہم کیا کُچھ ہوں گے۔ اِتنا جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہِر ہو گا تو ہم بھی اُس کی مانِند ہوں گے کیونکہ اُس کو وَیسا ہی دیکھیں گے جَیسا وہ ہے۔ اور جو کوئی اُس سے یہ اُمّید رکھتا ہے اپنے آپ کو وَیسا ہی پاک کرتا ہے جَیسا وہ پاک ہے'' (1 یوحنا 3:2-3)۔ مزید یہ کہ یہ تعلیمات پرانے اور نئے عہدنامے کے مقدسین کی مثالوں کی بھی مخالفت کرتی ہیں، جو اگرچہ اپنے ایمان کی ثابت قدمی اور نجات پر یقین رکھتے تھے، پھر بھی دعا اور دیگر پرہیزگار اعمال میں مستقل لگے رہتے تھے۔

رد نمبر 7

''یہ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ کچھ وقت کے لیے ایمان لاتے ہیں، اُن کا ایمان نجات دینے والے حقیقی ایمان سے صرف اتنا ہی مختلف ہے کہ وہ زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتا''۔

کیونکہ خود مسیح نے متی 20:13، لوقا 13:8 اور دیگر مقامات پر واضح طور پر بتایا ہے کہ جو لوگ صرف کچھ وقت کے لیے ایمان لاتے ہیں اور وہ جو سچے ایماندار ہیں، اُن میں صرف وقت کا فرق نہیں بلکہ تین بڑے فرق ہوتے ہیں۔

- پہلے لوگ وہ ہیں جو بیج کو پتھریلی زمین میں قبول کرتے ہیں، جبکہ سچے ایماندار اُسے اچھی زمین یعنی اچھے دل میں قبول کرتے ہیں۔
- پہلوں کی جڑ نہیں ہوتی، مگر سچے ایمانداروں کی مضبوط جڑ ہوتی ہے۔
- پہلے لوگ پھل نہیں لاتے، لیکن سچے ایماندار مختلف مقدار میں مستقل اور ثابت قدمی کے ساتھ پھل لاتے ہیں۔

رد نمبر 8

''یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی پہلی نئی پیدائش کھو دے، تو یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ وہ دوبارہ، بلکہ کئی بار نئی پیدائش پائے''۔

کیونکہ اس تعلیم کے ذریعے وہ خدا کے اُس ناقابلِ فاسد بیج کا انکار کرتے ہیں، جس کے ذریعے ہماری نئی پیدائش ہوتی ہے، حالانکہ پطرس رسول اس کے برعکس گواہی دیتا ہے کہ ''تُم فانی تُخم سے نہیں بلکہ غیرفانی سے خُدا کے کلام کے وسِیلہ سے جو زِندہ اور قائِم ہے نئے سِرے سے پَیدا ہُوئے ہو'' (1 پطرس 23:1)۔

رد نمبر 9

''یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے کہیں بھی یہ دعا نہیں کی کہ ایماندار لازماً ایمان میں آخر تک قائم رہیں''۔

ان کی یہ تعلیم خود مسیح کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ جس نے شمعون (پطرس) سے کہا کہ ''مَیں نے تیرے لِئے دُعا کی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے'' (لوقا 32:22)۔ اور یوحنا رسول بیان کرتا ہے کہ مسیح نے صرف رسولوں کے لیے ہی دعا نہیں کی، بلکہ اُن سب کے لیے بھی دعا کی جو اُن کے کلام کے ذریعے اُس پر ایمان لائیں گے۔ مسیح نے کہا کہ ''اَے قُدُّوس باپ ! اپنے

اُس نام کے وسیلہ سے جو تُو نے مُجھے بخشا ہے اُن کی حِفاظت کر''، اور یہ بھی کہا کہ ''مَیں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تُو اُنہیں دُنیا سے اُٹھا لے بلکہ یہ کہ اُس شرِیر سے اُن کی حِفاظت کر''۔ اور پھر فرمایا کہ ''مَیں صِرف اِن ہی کے لِئے درخواست نہیں کرتا بلکہ اُن کے لِئے بھی جو اِن کے کلام کے وسِیلہ سے مُجھ پر اِیمان لائیں گے'' (یوحنا 17:11، 15، 20)۔

حاصلِ کلام

یہ اس تعلیم کی صاف، سادہ اور خلوص کے ساتھ پیش کی گئی وضاحت ہے جو اُن پانچ نکات کے بارے میں ہے جن پر بیلجک کلیسیاؤں میں اختلاف رہا، اور اُن غلط نظریات کی تردید ہے جنہوں نے کچھ عرصے سے کلیسیاؤں کو پریشان کر رکھا تھا۔ سِنڈ (کلیسائی مجلس) کے فیصلہ نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ تعلیم خدا کے کلام سے لی گئی ہے اور اصلاحی (Protestant Reformed) کلیسیاؤں کے اعترافِ ایمان کے مطابق ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کچھ لوگوں نے جنہیں ایسا کرنا بالکل زیب نہیں دیتا تھا، عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش میں سچائی، انصاف اور مسیحی محبت، تینوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور لوگوں کو یہ تعلیم دینے کی کوشش کی ہے کہ:

''اصلاحی کلیسیاؤں کی الٰہی عقیدۂ تقدیر (Predestination) اور اس سے متعلق نکات کے بارے میں تعلیم اپنی نوعیت اور اثرات کے لحاظ سے لوگوں کے دلوں کو دینداری اور عبادت سے دور لے جاتی ہے، یہ جسمانی فطرت اور شیطان کی طرف سے دیا گیا ایک نشہ آور زہر ہے، اور شیطان کا ایک قلعہ ہے جہاں وہ سب کی تاک میں بیٹھا رہتا ہے، جہاں سے وہ بہتوں کو زخم پہنچاتا اور بعض کو مایوسی اور جھوٹی تسلی کے تیروں سے ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ تعلیم خدا کو گناہ کا خالق، ظالم، جابر اور ریاکار بناتی ہے۔ یہ صرف کچھ پرانی فلسفیانہ اور نظریاتی تعلیمات جیسے اسٹوئزم (Stoicism)، مَینکی-ازم (Manicheism)، لبرٹین-ازم (Libertinism)، ترک-ازم (Turcism)) کو ملا کر، پیش کرنے کے مترادف ہے۔ یہ

تعلیم لوگوں کو جسمانی طور پر غافل کرتی ہے، کیونکہ اس سے اُنہیں یقین دلایا جاتا ہے کہ چونکہ برگزیدوں (elect) کی نجات کو کوئی چیز نہیں روک سکتی، اس لیے وہ جیسے چاہیں زندگی گزار سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ ہر طرح کے سنگین گناہ بھی بلا خوف کر سکتے ہیں، اور اگر رد کیے گئے (reprobate) لوگ سچے ایمانداروں کے تمام اعمال بھی انجام دیں، تب بھی یہ اُن کی نجات میں ذرا سا حصہ بھی نہیں ڈالے گے۔ یہ تعلیم یہ بھی سکھاتی ہے کہ خدا نے محض اپنی مرضی سے، بغیر کسی گناہ یا وجہ کے، دنیا کی اکثریت کو ابدی ہلاکت کے لیے پہلے سے ٹھہرا دیا، اور اُنہیں اسی مقصد کے لیے پیدا بھی کیا، جس طرح چنے ہوئے لوگوں کا ایمان اور نیک اعمال الٰہی چناؤ کا نتیجہ ہے، اسی طرح رد شدہ لوگوں (Reprobates) کی نافرمانی اور بد دیانتی بھی الٰہی چناؤ ہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بہت سے ایمانداروں کے بچوں کو اُن کی ماں کے سینے سے چھین کر ظالمانہ طور پر جہنم میں ڈال دیا جاتا ہے، اور نہ اُن کے بپتسمہ سے نہ کلیسیا کی دعاؤں سے اُنہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے''۔

اسی طرح کی بہت سی اور بھی باتیں ہیں، جنہیں اصلاحی کلیسیائیں نہ صرف تسلیم نہیں کرتیں بلکہ ا پنے پورے دل سے اُن سے نفرت بھی کرتی ہیں۔ اسی لیے سِنڈ آف ڈورٹ (ڈورٹ کی کلیسائی مجلس) خداوند کے نام میں اُن سب لوگوں سے، جو خلوص کے ساتھ ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کا نام لیتے ہیں، پُرزور درخواست کرتی ہے کہ وہ اصلاحی کلیسیاؤں کے ایمان کا فیصلہ الزامات اور بہتانوں کی بنیاد پر نہ کریں جو ہر طرف سے اُن پر لگائے جاتے ہیں، اور نہ ہی چند قدیم یا جدید اُستادوں کے ذاتی اور الگ تھلگ بیانات کی بنیاد پر، جنہیں اکثر بد نیتی سے غلط حوالہ جات دے کر، اُن کے اصل مطلب کے خلاف توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا ہے۔

بلکہ وہ کلیسیاؤں کے اپنے ذاتی علانیہ اعترافِ ایمان (Creeds & Confessions) اور اُس صحیح تعلیم کی بنیاد پر فیصلہ کریں جس کی تصدیق پوری کلیسائی مجلس کے تمام ارکان کے متفقہ اتفاق سے ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، کلیسائی مجلس اُن لوگوں کو جو بہتان لگاتے ہیں سختی سے خبردار کرتی ہے کہ وہ خدا کے اُس ہولناک انصاف کو یاد رکھیں جو اُن کا انتظار کر رہا ہے، کیونکہ وہ بہت سی کلیسیاؤں کے اعترافِ ایمان کے خلاف جھوٹی گواہی دیتے ہیں، کمزور ایمانداروں کے ضمیر پر ٹھیس لگاتے ہیں، اور سچے ایمانداروں کی جماعت کو مشکوک ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آخر میں، یہ کلیسائی مجلس مسیح کی خوشخبری میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتی ہے کہ وہ اس تعلیم کو بیان کرتے وقت، چاہے جامعات میں ہو یا کلیسیاؤں میں، خدا ترسی اور دینداری کے ساتھ پیش کریں، اپنی باتوں اور تحریروں کو خدا کے نام کے جلال، پاکیزہ زندگی، اور دکھی دلوں کی تسلی کے لیے استعمال کریں۔ اپنے خیالات ہی نہیں بلکہ اپنی زبان اور اندازِ بیان کو بھی کتابِ مقدس کے مطابق، اور ایمان کی ہم آہنگی کے مطابق رکھیں، اور اُن تمام الفاظ اور اندازوں سے پرہیز کریں جو پاک کلام کے صحیح مفہوم سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور جنہیں گستاخ اور جھگڑالو لوگ اصلاحی کلیسیاؤں کی تعلیم پر حملہ کرنے یا اسے بدنام کرنے کے لیے بہانہ بنا سکتے ہیں۔

یسوع مسیح، خدا کا بیٹا، جو باپ کے دہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے اور لوگوں کو نعمتیں عطا کرتا ہے، وہ ہمیں سچائی میں پاک کرے، جو لوگ بھٹک گئے ہیں اُنہیں سچ کی طرف واپس لائے، صحیح تعلیم پر بہتان لگانے والوں کے منہ بند کرے، اور اپنے کلام کے وفادار خادموں کو حکمت اور سمجھ کی روح عطا کرے، تاکہ اُن کی ہر بات خدا کے جلال اور سننے والوں کی روحانی ترقی کا باعث بنے۔ آمین۔

ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہی ہمارا ایمان اور ہمارا فیصلہ ہے، اور اسی کی تصدیق کے لیے ہم اپنے دستخط کرتے ہیں۔

''یہاں اُن تمام افراد کے نام درج ہیں جو سِنڈ کے صدر، نائب صدر، سیکریٹریز، اور ہالینڈ کی کلیسیاؤں کے علمِ الٰہیات کے پروفیسرز ہیں، نیز اُن تمام ارکان کے نام بھی جنہیں اپنی کلیسیاؤں کی نمائندگی کے لیے سِنڈ میں بھیجا گیا تھا، یعنی برطانوی نمائندے، الیکٹورل پیلاٹینیٹ، ہیسیا، سوئٹزرلینڈ، ویٹراؤ، جنیوا کی ریاست و کلیسیا، بریمن کی ریاست و کلیسیا، ایمنڈن کی ریاست و کلیسیا، گیلڈرلینڈ اور زوٹفن کے نمائندے، جنوبی ہالینڈ، شمالی ہالینڈ، زی لینڈ، اُٹریخت کا صوبہ، فریز لینڈ، ٹرانسلوانیا، گرانجین اور اولمنڈ کی ریاست، ڈرینٹ، اور فرانسیسی کلیسیاؤں کے نمائندے۔

The End

مزید معلومات، مسیحی کتب، پوڈکاسٹ اور آرٹیکل حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں

www.reformedbytruth.com

صرف ذاتی اور نجی استعمال کے لیے نقل کی اجازت ہے، فروخت کے لیے نہیں۔
Duplication of this document is permitted for personal, private use only.